Scanned by CamScanner

شاخِ لرزاں: ایک تاثر

شاخِ لرزاں کی خالق محترمہ صاحبہ شہریار کی طبیعت میں روانی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے کلام میں شعریت ہے اور موسیقی بھی۔ خیالات نہایت پاکیزہ اور اندازِ بیاں شگفتہ ہے۔ شاعری اُنھیں وِراثت میں ملی ہے۔ اُنھوں نے اپنی لگن اور محنت سے اِس میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ اُن کے اشعار نظر سے گزرتے ہی وادیء کشمیر جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ گزشتہ ایک دہائی پر محیط کشمیر کی حالتِ زار کو شاعرہ نے بڑی شدّت کے ساتھ محسوس کیا ہے۔ صرف محسوس ہی نہیں بلکہ خود اِس سے گزری بھی ہیں۔ اُن کی پوری شاعری پر یہ کرب عکس ریز ہے۔ اُن کے بیشتر اشعار میں خیال کی نُدرت ہے، درد کی دھیمی دھیمی آنچ ہے جو قاری کے دِل و ذہن کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔

مُجھے اُمیدِ واثق ہے کہ ''شاخِ لرزاں'' کو وہ مقبولیت حاصل ہوگی جس کا یہ مجموعہ مستحق ہے۔

عرش صہبائی

۵۳۔ریشم گھر کالونی

جموں۔۱۹۰۰۰۱

۴ر مارچ ۲۰۰۳ء

شاخِ لرزاں

صاحبہ شہریار

کریسنٹ ہاؤس پبلی کیشنز جموں (جے اینڈ کے) اِنڈیا

rekhta

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحقِ مُصنّفہ محفوظ

کتاب کا نام : شاخِ لرزاں
مُصنّفہ : صاحبہ شہریار
سن اشاعت : ۲۰۰۴ء
تعداد : ۱۰۰۰
قیمت : ۱۷۵/روپے
کمپوزِنگ : سی.ایچ.پی جموں
طباعت : جے کے آفسیٹ پرنٹرس، دہلی-٦
ناشر : کریسنٹ ہاؤس پبلی کیشنز جموں

" SHAAKH-E-LARZAN "
AUTHOR : SAHIBA SHAHERYAR
2004
PRICE:RS.175/-
PUBLISHER
CRESCENT HOUSE PUBLICATIONS
267-JOGI GATE,JAMMU-180001
J&K (INDIA) PH:0191-2543645

تقسیم کار

☆ کریسنٹ ہاؤس پبلی کیشنز، ۲٦۷-جوگی گیٹ جموں-۱۸۰۰۰۱
گلشن پبلشرز، گاؤکدل، سرینگر کشمیر-۱۹۰۰۰۱

بُلبل اول

۱/۴، جے ڈی اے ہاؤسنگ، روپ نگر، جموں
فون: ۲۵۹۲۳۲۰، ۲۵۹٦۷۰٦

Scanned by CamScanner

اِنتساب

ڈیڈی کے نام

'بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مُجھ کو'

اور

پاپا (جنابِ ندؔا ایمینی) کے نام

'نفس سے جس کے کِھلی میری آرزو کی کلی'

Scanned by CamScanner

برگ سبز

مُجھے درویشی کا کوئی دعویٰ نہیں ۔ تاہم خلوت پسندی اور خود کلامی میرا محبوب Past Time رہا ہے۔ اِس سے میرے ذہن کے کئی بند دریچے وا ہوئے ہیں اور مجھے اپنے داخلی وجُود سے متعارف ہونے کا موقع مِلا۔ مَیں اپنی خود آگہی کو الفاظ میں منتقل کرتی رہی اور مُجھے شعر گوئی کا عرفان ہُوا۔ حالانکہ اُردو زبان میں نے بدرس نہیں پڑھی ہے۔

شعر گوئی کا عرفان میری دِلی طمانیت کا ضامن بن گیا۔ حالاَنا۔ ’’:!ں جانتی ہُوں کہ مَیں اور میری شاعری کیا ہے۔ یہاں علاّمہ یاد آتے ہیں:

ع - ’وگرنہ شعر مرے کیا ہیں‘ شاعری کیا ہے‘

میرے ڈیڈی کی شخصیت‘ اُن کا مجموعہِ شعر اور اُن کی یادداشت میں محفوظ خزینہءشعر میری تحریکِ شعری کا باعث بنے۔ اُن کی عزیز ترین اولاد ہونے کے سبب اُن کی متعدد تخلیقات میری نگاہوں کے سامنے قرطاس پر اُتریں اور شعر کے فنی رموز سے میری آگہی فزوں تر ہوتی گئی۔

میں ’’شاخِ لرزاں‘‘ کسی پذیرائی یا شہرت کے لئے ترتیب نہیں دے رہی ہُوں۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ اِس برگِ سبز کو اپنے قارئین تک پہنچاؤں۔ مُجھے اُمید ہے کہ مَیں اپنی کمیوں اور کوتاہیوں سے آگاہ ہوتی رہوں گی۔

—— برگِ سبز است تحفہءدرویش ——

صاحبہ شہریار

Scanned by CamScanner

ترتیب

عنوان | **صفحہ نمبر**

Scanned by CamScanner

صفحہ نمبر	عنوان	

Scanned by CamScanner

عنوان		صفحہ نمبر

Scanned by CamScanner

صفحہ نمبر	عنوان

Scanned by CamScanner

صفحہ نمبر	عنوان	
۸۵	شبنم کے قطروں سا، لال گلابوں سا	۵۸.
۸۶	دُنیا کے اِس میلے میں بس ہم کو ملے انجانے لوگ	۵۹.
۸۷	دینے والے مجھے اِک شام سُہانی دے دے	۶۰.
۸۸	پھول کھل جائیں تو خوشبو نہ چُرائے کوئی	۶۱.
۸۹	میری طرح اُسے بھی کوئی غم ملا ہے کیا	۶۲.
۹۰	جب بھی ہم نے اِن آنکھوں میں سُندر خواب سجائے ہیں	۶۳.
۹۱	تُم یاد بن کے اب تو دِل و جاں میں آبسو	۶۴.
۹۲	ساتھ مسرّت کے غم کتنا لکھا ہے	۶۵.
۹۳	جھونکا خوشبو کا جب میرے جسم کو چھو کر آتا ہے	۶۶.
۹۴	کیا ہُوا یہ سوچ کر اب کیا کریں	۶۷.
۹۵	کُچھ ہاتھ سے گرا تھا جو پوروں سے بہہ گیا	۶۸.
۹۶	اِک نام فقط اُن کو بتانے کے لئے تھا	۶۹.
۹۸	لمحہ لمحہ موت کا سایا چھایا ہوتا ہے	۷۰.
۹۹	دِل کا وہ کتنا سچا ہے	۷۱.
۱۰۰	تمام رات نگاہوں میں خواب بستے رہے	۷۲.

Scanned by CamScanner

عنوان		صفحہ نمبر
۷۳.	ایک ذرّہ ہُوں مُجھے خود میں سما جانے دے	۱۰۱
۷۴.	آنسوؤں سے سرہانا بھیگا تھا	۱۰۲
۷۵.	آنکھوں سے دُھواں سا اُٹھتا ہے	۱۰۳
۷۶.	کیسی بُری نظر میرے گھر کو لگا گیا	۱۰۵
۷۷.	اُس کی آنکھوں میں جو لکھا تھا سُنا تا کیسے	۱۰۶
۷۸.	بیان کیا کروں کانوں میں کیا صدا آئی	۱۰۷
۷۹.	ہر ایک رہ گُزر پہ جسے ڈُھونڈتے رہے	۱۰۸
۸۰.	اجنبی لوگوں سے ہم تیرا پتہ پوچھا کئے	۱۰۹
۸۱.	لفظوں کا زہر بھی مِلتا گیا اس آگ میں پیہم جلتے رہے	۱۱۰
۸۲.	وہ اجنبی ہے مگر ہم خیال لگتا ہے	۱۱۱
۸۳.	ہم نے کسی سے کچھ نہ کہا چُپ چاپ یہ آنسو پی ڈالے	۱۱۲
۸۴.	بُھول کیا جاؤں وہ رِشتے جو بُھلائے نہ گئے	۱۱۳
۸۵.	لفظوں کی جب چوٹ پڑے تو ہو نہ صدا	۱۱۴
۸۶.	دِل میں اب کُچھ ٹُوٹا ٹُوٹا لگتا ہے	۱۱۵
۸۷.	تری چاہت میں کسی حد سے گذر کر دیکھوں	۱۱۶

Scanned by CamScanner

صفحہ نمبر	عنوان

نظمیں

Scanned by CamScanner

عنوان		صفحہ نمبر
۱۰۲.	تُند ہوا کا جھونکا	۱۳۹
۱۰۳.	ایک بات	۱۴۰
۱۰۴.	جھیل ڈل	۱۴۱
۱۰۵.	رِشتوں کا پیرہن	۱۴۳
۱۰۶.	اپنے ایک شاگرد کی موت پر	۱۴۵
۱۰۷.	آم کا درخت	۱۴۶
۱۰۸.	راحتِ جاں	۱۴۹
۱۰۹.	بالِ ہُما	۱۵۰
☆	شاخِ لَرزاں: ایک تاثر — عرشؔ صہبائی	۱۵۳

rekhta

Scanned by CamScanner

(دیباچہ)

ریاست کی تازہ کار شاعرہ: صاحبہ شہریار

اُردو میں مُلکی سطح پر تانیثی شعر وادب کے بعض نمونے ابتدائی صورتوں میں اُنیسویں صدی کے اواخر سے تذکروں میں دِکھائی دیتے ہیں، لیکن چونکہ مردوں کے PATRIARCHAL سماج میں عورتیں پس ماندگی، محکومی اور مجبوری کی زندگی گزارتی تھیں، اِس لئے وہ پردے ہی میں رہ کر گاہے گاہے شعر کہتی تھیں اور چونکہ وہ صدیوں سے تعلیم، آزادی اور برابری سے محرومی کی بنا پر مردوں کی بالادستی کو نفسیاتی طور پر قبول کرچکی تھیں، اِس لئے اُن کے اشعار میں نسائی شخصیت کی اثباتیت کے پَرتو خال خال ہی نظر آتے تھے، وہ عموماً مردوں کی طرح عشقیہ اشعار کہتیں اور مردوں ہی کی زبان واُسلوب کو بِلا تکلّف اِستعمال کرتیں۔ ظاہر ہے اُن کے اشعار مردوں کی روایتی شاعری کی صدائے بازگشت ہو کے رہ جاتے تھے۔

تاہم بیسویں صدی کے نصف آخر سے جو شاعرات سامنے آئیں وہ بہت حد تک خود آگہی اور خودنگری کی طرف مائل تھیں۔ اعلیٰ تعلیم پانے کے ساتھ ساتھ وہ مغرب میں ۱۹۶۰ء کے بعد آزادیِ نسواں کی مختلف تحریکوں سے آشنا ہو چکی تھیں، اور

Scanned by CamScanner

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ مردوں سے اپنے جنس، جسم اور نفسیات کی تفریق کو محسوس کر کے نسائی جسیّت کی منفرد حیثیت کو پہچاننے لگی تھیں۔ اِسی بِنا پر گزشتہ بیس پچیس برسوں سے نئی ادبی تھیوریز مثلاً ساختیاتی، پس ساختیاتی، ردِ تشکیلیت اور ریڈر ریسپانس کرٹیسزم کے ساتھ ہی تانیثی ادب کی تھیوری بھی متعارف ہوئی۔ اُردو میں شفیق فاطمہ شعریٰ، ادا جعفری، کشور ناہید، زاہدہ زیدی اور ساجدہ زیدی نے علمی اور دانشورانہ سطح پر اپنی نظموں میں نہ صرف اپنے عہد کے آشوب کا سامنا کیا، بلکہ ایک حد تک تانیثیت کے حوالے سے اپنے جذبات و احساسات کو بھی پیش کیا۔ یہاں تک کہ نسائی شعر و ادب کی الگ سے پہچان بننے لگی، اور پھر نئی نسلوں کی نووَارد شاعرات زیادہ سے زیادہ اپنے کلام میں نسوانی شخصیت کے خدوخال کو اُبھارنے کی سعی کرتی نظر آتی ہیں۔

یہ خوش آیند بات ہے کہ نوآمدہ شاعرات میں صاحبہؔ شہریار بھی اپنے اشعار میں فنّی آگہی سے اپنے نسائی وجُود کی تلاش و یافت کرتی ہیں۔ اُن کے کلام میں ایک ایسی ذکی الحِس، مہذّب، باوفا اور جذباتی عورت اُبھرتی ہے جو آغازِ جوانی کے شیریں اور نازک خوابوں کے ساتھ ساتھ اِن خوابوں کی شِکست کے درد وغم سے بھی متصادم ہے۔ اسے اپنی ذات، جذبہ واحساس، نرگسیت، پیار اور خوابوں سے اِتنی وابستگی ہے کہ بیاہتا زِندگی میں بھی مختلف نشیب وفراز سے گُزر کر اِن سے دست بردار ہونے پر آمادہ نہیں۔ وہ گرہستن بھی ہے، شوہر اور اپنے پریوار کی طرف متوجہ بھی، اور خارجی زِندگی کی شِکست وریخت سے آگاہ بھی ہے۔ لیکن دِل کے نہاں خانوں میں عِشق کی لطافتوں، نزاکتوں، جُدائی کے صدموں اور رِشتوں کی اَسراریت کو محفوظ رکھتی ہے، اور اِسے

Scanned by CamScanner

سرمایۂ جاں سمجھتی ہے۔ واضح رہے یہ عورت جو صاحبہ کے کلام میں اُبھرتی ہے، ایک فرضی عورت ہے اور اس کا حقیقی صاحبہ سے متعلق ہونا کوئی ضروری نہیں۔

جوں جوں مجھ پر راز وہاں کے کھلتے گئے
آنکھوں پر حیرانی کا اک ہالہ ہے

چونکہ صاحبہ کا تعلق سرزمینِ کشمیر، جو زرخیزیت سے مالا مال ہے، سے ہے، اس لئے اُن کی جڑیں اِسی خطّے کی زرخیز زمیں سے ہیں۔ اس زرخیزیت کا جہاں مردوں کو اپنا حصّہ مِلا ہے اور کشمیری میں چودھویں صدی سے متعدد شعراء منصّۂ شہود پر آئے ہیں، وہاں عورتوں کے نصیب میں بھی اِس کا حصّہ آیا ہے، للہ عارفہ کے بعد حبّہ خاتون اور ارنہ مال نے کشمیری شاعری میں اپنی حیثیت منوالی۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ حبّہ خاتون کی شاعری میں نمایاں طور پر نسائی جذبہ و احساس کی کارفرمائی ملتی ہے۔ اُن کی شاعری میں ایک بیاہتا عورت سُسرال کے ناخوشگوار ماحول میں اور اپنے محبوب خاوند کی جُدائی میں شکوہ بلب بھی ہے اور غم زدہ بھی۔ موجودہ دَور میں ریاست میں کشمیری اور اُردو میں کئی تازہ کار شاعرات سامنے آرہی ہیں اور نسائی احساس کے مختلف رنگوں کو اُجالتی ہیں۔ اِن شاعرات میں صاحبہ کی آمد ایک فالِ نیک ہے۔ وہ کشمیر کی تانیثی شعری روایت سے شعوری سے زیادہ لاشعوری طور پر اکتسابِ فیض کرتے ہوئے اپنے شعری وجود کو اُبھارنے کی جدوجہد کررہی ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ مردوں کا رُوپ دھار کر سامنے نہیں آتیں بلکہ عورت ہی رہتی ہیں اور اپنے عورت پن کو قائم رکھنے کی سعی کرتی ہیں، چنانچہ ایک عورت میں چاہنے اور چاہے جانے کا جو فطری جذبہ ہے، اس کی تجسیم کرتی ہیں۔ وہ کشمیری سماج میں اپنی تہذیبی رِوایات کے

Scanned by CamScanner

پس منظر میں نسائیت کی مہذب، شائستہ اور اِنسانی اَقدار کا جگہ جگہ احساس دِلاتی ہیں اور اپنے محبوب کی بے اعتنائی، فُرقت یا لاپرواہی سے رنجیدہ تو ہوتی ہیں، مگر کُھلے بندوں پروٹسٹ یا لاتعلقی کا اظہار نہیں کرتیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے اشعار میں خود اُن کی شخصیت کے رنگ بھی جھلکتے ہیں، اور محبوب کی شخصیت کا نور و سایہ بھی دِکھائی دیتا ہے۔

میری آنکھوں میں اُترتا ہے تجلّی کی طرح
نُور کے دریا میں پھر اپنے بہاتا ہے مُجھے

تُم نے پُوچھا بھی تو کِس موڑ پہ آ کر پُوچھا
کیسے اُجڑا تھا چہکتا ہُوا گھر بارِش میں

بند دروازے پہ دستک دے کر
بھیگی راتوں میں جگاتی ہے ہوا

بُھول گیا وہ کیسے اپنی شہرت میں
گھر خوشحال ہے دِل لیکن سُنسان بڑا

دِن جو وصال کے تھے، وہ تنہا ہی کٹ گئے
موسم گُلابی آئے اور آ کر پلٹ گئے

صاحبہ وادیِ کشمیر کی بے مثال خوبصورتی سے متاثر ہیں۔ وہ حُسنِ فطرت میں وہ خوشبو محسوس کرتی ہیں جو اُن کے نسائی جوہر سے پھوٹتی ہے اور محبوب سے رِشتے

Scanned by CamScanner

کی پہچان بھی ہے۔ یہ خوشبو بار بار اُن کے اشعار کو بھی معطر کرتی ہے ۔

گلشن گلشن نور کی شبنم بکھری ہے

پتہ پتہ خوشبوؤں سے مہکا ہے

میں ریاست کی تازہ کار شاعرات میں صاحبہ [illegible] یار کی نسائی آواز کے اضافے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ وہ ریاضت اور مطالعے سے کام لے کر اپنی شاعری میں تجربے کی بالیدگی اور فنی دروبست کی طرف دھیان دیں گی۔

حامدی کاشمیری

سرینگر (کشمیر)

۱۵ر ستمبر ۲۰۰۳ء

Scanned by CamScanner

غزلیات

Scanned by CamScanner

شاخِ لَرزاں

بارگاہِ ایزدی میں

تُجھ کو سوچوں تو مَیں اِک پیار کا دریا دیکھوں
جس طرف دیکھوں ترا جلوہ ہی جلوہ دیکھوں

دُھوپ صحرا کی مرے دِل کو جلائے آ کر
عرش سے اُترا تیرے پیار کا سایا دیکھوں

میری دُنیا کا تُو مالک ہے کرم فرما ہے
اپنے دامن کو تیرے آگے ہی پھیلا دیکھوں

تُو ہی مُحسن ہے مِرا اور تُو ہے مُنصِف بھی
اپنے ہر درد کا میں تُجھ میں مداوا دیکھوں

جانتی ہوں کہ چراغوں میں ہے تُو ہی روشن
ہر قدم زِندگی میں نُور کا رستا دیکھوں

Scanned by CamScanner

۴۰

دِل کی تاریکیوں میں دِیپ جلاتا بھی ہے
اور پھر شوق سے وہ ان کو بُجھاتا بھی ہے

خواب بکھرا کے وہ آتا ہے مرے خوابوں میں
چپکے سے آکے مری آس بندھاتا بھی ہے

مری آنکھوں سے وہ ہر رات چُرا کر نیندیں
لوریاں دے کے کبھی مُجھ کو سُلاتا بھی ہے

بے خیالی میں چلاتا ہے کبھی نشتر بھی
اور زخموں پہ وہ مرہم سا لگاتا بھی ہے

میرے رستوں کو چُھپاتا ہے اندھیروں میں کبھی
بن کے مشعل وہ مجھے راہ دِکھاتا بھی ہے

Scanned by CamScanner

پہلی نظر میں وہ اِک نُور کا دریا تھا
مُجھ سے پوچھ نہ اُس کے اندر کیا کیا تھا

گُلشن گُلشن نُور کی شبنم بکھری تھی
پتہ پتہ خوشبوؤں سے مہکا تھا

چہرہ چہرہ لگتا تھا' آئینہ سے
پیشانی پر نُورِ اِلٰہی لکھا تھا

دوشِ ہوا پر کتنے جگنو چمکے تھے
ہر اِک جگنو اللہ اللہ کہتا تھا

جُوں جُوں مُجھ پہ راز وہاں کے کُھلتے گئے
آنکھوں پر حیرانی کا اِک ہالہ تھا

واں کے ذرّے ذرّے میں بس جاؤں مَیں
ہوش میں آجا دِل میرا یہ کہتا تھا

Scanned by CamScanner

(ڈیڈی کا روزِ وصال)

اپنے کاندھے پر رکھے سر دیر تک روتی رہی
آنسوؤں سے چہرا اُس کا دیر تک دھوتی رہی

کون تھا اپنا یہاں مُجھ کو جو دیتا حوصلہ
اپنے غم کا بوجھ تنہا خود ہی میں ڈھوتی رہی

وہ محبت کا فرشتہ سو گیا تھا چین سے
نفرتوں میں گھر کے اپنے آپ کو کھوتی رہی

شام سے پہلے ہی اُس دِن پھر اندھیرا ہو گیا
آنسوؤں کے بیچ ویرانوں میں ہَمیں بوتی رہی

ٹیڑھے میڑھے راستوں پر وہ مُجھے چلنا سِکھا کر
سانسیں لمحہ لمحہ اُس کی مختصر ہوتی رہی

Scanned by CamScanner

مُجھ کو ہر لمحہ نئی ایک کہانی دے گا
ہر کہانی میں ترا رنگ دِکھائی دے گا

کل جو اِک لفظ نہ سُنتا تھا صفائی میں مری
آج وہ شخص مرے حق میں گواہی دے گا

جس نے قائم کیا یہ رِشتۂ قلم سے میرا
اب کہاں وہ مُجھے دُنیا میں دِکھائی دے گا

وقتِ آخر نہ مُلاقات مری اُس سے ہوئی
ہر غزل میں مری یہ نوحہ سُنائی دے گا

ایک مصرعے کی طرح وہ تو اکیلا ہی رہا
جب بھی دیکھو گے اکیلا ہی دِکھائی دے گا

کیوں ہوا تیز چلی نیند سے وہ جاگ پڑا
خواب ٹوٹا ہے تو اِلزام مُجھے ہی دے گا

Scanned by CamScanner

ಐ

زمیں کا ٹکڑا ہے، ہاں ساتھ چل تو سکتا ہے
پڑا ہے بوجھ جو کاندھے پہ ایک رِشتہ ہے

لہو رواں ہے نگاہوں سے، ہونٹ چُپ ہیں مگر
بڑا ہے شور فضاؤں میں، شور کِس کا ہے

قدم قدم پہ وہ جانیں نِثار کرتے ہیں
یہ کیسی شے ہے کہ جس پر پڑا یہ پردہ ہے

وہ اجنبی ہُوئے کیسے بھلا، کِسے ہے خبر
ہماری آنکھوں پہ حیرت کا ایک ہالہ ہے

کبھی تو آ کے ہمیں دیکھ لو گھڑی بھر کو
کِسے خبر ہے کہ کب کِس کو لوٹ جانا ہے

Scanned by CamScanner

ىو

یاد آتا ہے مُجھے ریت کا گھر بارش میں

مَیں اکیلی تھی سرِ راہگزر بارش میں

وہ عجب شخص تھا ہر حال میں خُوش رہتا تھا

اُس نے تا عمر کیا ہنس کے سفر بارش میں

تُم نے پُوچھا بھی تو کِس موڑ پہ آ کر پُوچھا

کیسے اُجڑا تھا چہکتا ہُوا گھر بارش میں

اِک دِیا جلتا ہے کتنی بھی چلے تیز ہوا

ٹُوٹ جاتے ہیں کئی ایک شجر بارش میں

آنکھیں بوجھل ہیں طبیعت بھی ہے کچھ اَفسُردہ

کیسی السائی سی لگتی ہے سحر بارش میں

Scanned by CamScanner

۴۰

زخموں کے لفظوں سے بنا دیوان بڑا

ہو جائے گا ورق ورق حیران بڑا

جُھوٹ پہ پردے ڈال کے سچ کو چھپائے ہیں

میرے اپنوں نے یہ کیا احسان بڑا

بُھول گیا وہ کیسے اپنی شہرت میں

گھر خوشحال ہے دِل لیکن سُنسان بڑا

یہ معصوم سی مُسکانوں پہ لُٹتا ہے

میرا دِل بھی ہے کیسا نادان بڑا

Scanned by CamScanner

میرے سوا ہر اِک کے درد کو وہ سمجھے
دِل کا تنگ ہے لیکن ہے انسان بڑا

اُس کا میرا رِشتہ کتنا سچا ہے
وہ بھی کبھی تو لگتا ہے انجان بڑا

اَوروں کی خاطر جینا ہی جینا ہے
کرنا مشکل، کہنا ہے آسان بڑا

rekhta
Scanned by CamScanner

۲۰

اِک برف کا دریا اندر تھا
دہکا ہُوا سُورج سر پر تھا

نفرت کے شعلے دہکتے تھے
اِک خوف کا عالَم گھر گھر تھا

ہر دِل میں تھے خدشات کئی
ہر لمحہ دہشت منظر تھا

ظاہر میں لگتا تھا موم کا وہ
چُھو کر دیکھا تو پتّھر تھا

Scanned by CamScanner

نغمے لکھتا تھا اشکوں سے
ایسا بھی ایک سُخنور تھا

جو ہار کو جیت بنا دیتا
کیا کوئی ایسا سکندر تھا

ہنستا رہتا تھا وہ غم میں
غم کا وہ شاید خوگر تھا

Scanned by CamScanner

ؔ

اُسے یقیں مری باتوں پہ اب نہ آئے گا
مِرا لہو ہی میرے بعد حق جتائے گا

وہ بات کرنے سے پہلے ہی زخم دیتا ہے
ہر ایک زخم اُسے آئینہ دِکھائے گا

یہ کیسی رسم جسے چاہ کے بھی نبھاہ نہ سکے
زمانہ ہے یہ کسی دِن بدل ہی جائے گا

وہ جانتا ہی کہاں ہے میرے قبیلے کو
میری جڑوں کو کریدے گا جان جائے گا

پُل صراط سے ہر روز ہے سفر میرا
یہ دیکھنا ہے کہاں تک وہ آزمائے گا

Scanned by CamScanner

مُجھ کو ویران سی راتوں میں جگانے والے
لُوٹ لے جان مری مُجھ کو ستانے والے

ساری آبادی کو یہ آگ جلا ڈالے گی
اپنی باتوں سے مرے دِل کو جلانے والے

آ، کبھی دیکھ تُو اس گھر میں اکیلے رہ کر
میری ہر بات کو باتوں میں اُڑانے والے

میری آنکھوں نے ہمیشہ تُجھے راحت دی ہے
اُنہی آنکھوں کو ہر اک لمحہ رُلانے والے

تیرے لہجے سے کبھی پھُول جھڑا کرتے تھے
اپنی باتوں سے مرے دِل کو جلانے والے

Scanned by CamScanner

ہَوا نے سینے میں خنجر چُھپا کے رکھا ہے
یہ دیکھنا ہے کہ اب وار کِس پہ کرتا ہے

خبر یہ عام ہے پھر بھی یہ کیسا پردہ ہے
کہ ٹُوٹا آئینہ اُس نے سنبھال رکھا ہے

زباں بھی چُپ ہے فضا پر ہے خامشی طاری
ہے کِس کا خوف تُجھے، کیوں کسی سے ڈرتا ہے

تُمہارے پاؤں کے نیچے کہیں زمیں ہی نہیں
سفر کا کر کے تُو کیسے اِرادہ بیٹھا ہے

ہُوئی ہے شام دریچوں پہ چاند چمکے ہے
ہے کس کا سایہ جو شب بھر سِسکتا رہتا ہے

کہاں کہاں نہ پرندوں نے پنکھ پھیلائے
مگر یہ کیا کہ کسی شاخ پر نہیں ٹھکانا ہے

Scanned by CamScanner

۸۰

کھو نہ جاؤں مَیں اندھیروں میں سنبھالو مُجھ کو
میں تُمہاری ہُوں نگاہوں میں چُھپالو مُجھ کو

مَیں نے ہر سَمت پُکارا ہے صدا دی ہے تُمہیں
تُم جہاں بھی ہو مِرے دوست بُلالو مُجھ کو

شاخِ لرزاں پہ ہُوں کب سے مَیں اکیلا پتّہ
آندھیو تیز چلو اور اُڑا لو مُجھ کو

ہے مِری جانِ حزیں تیز ہَوا کی زد میں
مَیں ہمیشہ سے تُمہاری ہُوں سنبھالو مُجھ کو

Scanned by CamScanner

غم و آلام سے ہر گام نوازا ہے مُجھے
زِندگی تُو نے بھی کیا ٹُوٹ کے چاہا ہے مُجھے

وہ تو اپنا تھا میرے ساتھ تھا رشتہ اُس کا
کتنی آسانی سے پھر اُس نے بھُلایا ہے مُجھے

ایک لمحہ بھی خُوشی کا جو چُراؤں میں کبھی
غم کی وادی سے کوئی آ کے بُلا تا ہے مُجھے

کِتنے احسان کئے مُجھ پہ نہ بھُولوں گی کبھی
تُو نے ہر رنگ زمانے کا دِکھایا ہے مُجھے

دِل شکستہ ہُوں اگر بھول بھی جاؤں میں کبھی
بن کے آئینہ کوئی یاد دِلاتا ہے مُجھے

Scanned by CamScanner

۴۰

بس اِک تلاش سی رہتی ہے کیوں نگاہوں میں
یہ کیسی خوشبو ہے جو لے گئی خلاؤں میں

خدایا' کیسا یہ محشر ہے رہگزاروں میں
کہ جلتی بجھتی رہی روشنی چراغوں میں

تمام رات میں رہتی ہُوں کیسے عالَم میں
نہ ہُوں زمیں پہ نہ ہُوں آسماں کی باہوں میں

تلاش کرتا ہُوں کب سے نگاہ و عارض میں
وہ اِک ستارہ کہ جو کھو گیا خلاؤں میں

یہ کون تھا کہ ہَوا بن کے مُجھ کو چُھو کے گیا
میں ڈھونڈتی رہی شب بھر اُسے ستاروں میں

Scanned by CamScanner

❀

اِس دِل کا دھڑکنا بھی عجب تیز ہُوا تھا
وہ جب سے اکیلا مُجھے یُوں چھوڑ گیا تھا

"دے گا نہ تُجھے کوئی خبر میرے سفر کی"
جانے سے قبل اُس نے یہی مُجھ سے کہا تھا

میں روتی رہی شام وسحر یاد میں اُس کی
اُس دُنیا میں اُس نے مُجھے کیا یاد کیا تھا؟

"اپنوں سے کوئی دُکھ بھی ملے سُکھ سے ہے بڑھکر"
بچپن میں بزرگوں سے یہی مَیں نے سُنا تھا

چُبھتا ہے مُجھے ہر گھڑی وہ کانچ کی صُورت
اِک رِشتہ مِرے ہاتھ سے جو چُھوٹ گیا تھا

Scanned by CamScanner

ꕥ

دِن جو وصال کے تھے وہ تنہا ہی کٹ گئے
موسم گُلابی آئے اور آکر پلٹ گئے

سب کی خُوشی کے واسطے رہتا تھا جو اُداس
اپنے پرائے رِشتے سبھی اُس کے بٹ گئے

کل رات یاد آیا وہ مُجھ کو عظیم شخص
روئی ہوں زار زار جو بادل تھے چھٹ گئے

اپنے تھے سب وہ پھر بھی پرائے لگے مُجھے
رِشتے بہت تھے اُونچے مگر قد میں گھٹ گئے

خوشبو کے ساتھ آئی ہے اُس کی حسین یاد
یادوں کے سائے جسم سے میرے لپٹ گئے

Scanned by CamScanner

۴۰

تھا ساتھ اُن کا پھر بھی تڑپنا پڑا مُجھے
زیرِ چنار رہ کے بھی جلنا پڑا مُجھے

کیونکر بہم ہو اُن کو وفا کا کوئی ثبوت
تا عمر غم کا بوجھ یہ سہنا پڑا مُجھے

کیا کیا نہ زندگی میں مُجھے جھیلنا پڑا
آنسو چُھپا کے آنکھوں میں ہنسنا پڑا مُجھے

دونوں نے مِل کے جُرمِ محبت کیا مگر
تنہا پُلِ صراط پہ چلنا پڑا مُجھے

قندیلِ عِشق ایسے ہی روشن نہیں ہوئی
تا صبح اِس کے شعلے میں جلنا پڑا مُجھے

Scanned by CamScanner

ಬಾ

خوشی بھی نہیں کوئی غم بھی نہیں
مِلا ہے کسی سے وہ کم بھی نہیں

خلا سا یقیناً میرے دِل میں ہے
میں بھردوں اِسے اتنا دم بھی نہیں

میرے ہونٹوں پر مہر سی ثبت ہے
کہوں کچھ کسی سے یہ غم بھی نہیں

گُلابی سے جاڑے کی رعنائیاں
جو دیکھو یہ باغِ ارم بھی نہیں

جو پچھلے برس رونق افروز تھے
وہ لمحے نہیں ہیں تو ہم بھی نہیں

Scanned by CamScanner

بوجھ سانسوں کا اب اُٹھائے کوئی
نیند آنکھوں کو دے، سُلائے کوئی

میں کہ جس غم سے بارہا ٹُوٹی
کاش دِل سے اُسے چُرائے کوئی

میری آنکھوں سے خواب لے کے گیا
ڈُھونڈ کر اُس کو پاس لائے کوئی

جس کی چاہت میں سب کو بھول گئی
یاد اُس کو مِری دِلائے کوئی

Scanned by CamScanner

چار گھڑیاں ہی ہیں زِندگی کی فقط
بیت جائیں تو پھر کیسے لائے کوئی

اَبر جو دِل پہ چھائے برسے ذرا
ایسی ملہار اب سُنائے کوئی

رات سُنسان ہے سانس روکے ہوئے
چیر کر خامشی کو آئے کوئی

Scanned by CamScanner

﷽

موج کی صُورت دریاؤں میں رہنا چاہُوں
اَن جانے طُوفانوں کو سہنا چاہُوں

وہ اِک موسم جو مُجھ کو سب سے پیارا ہے
اُس موسم میں پھول کی صُورت رہنا چاہُوں

کیسے کہوں اُن سے یہ وہ میری آنکھیں ہیں
جیون بھر مَیں اِن آنکھوں میں رہنا چاہُوں

وہ تو اِک سرسبز شجر ہے اُس کا کیا ہے
اُس کی شاخ بنوں پھر اُس پر رہنا چاہُوں

اپنی ذات کے ہر پہلو میں اچھا لگے وہ
اُس کی اذّیت ہو کہ محبت سہنا چاہُوں

چاندنی راتوں میں یہ دِل کیسے تڑپا ہے
سب سے چُھپاؤں اُن سے مگر یہ کہنا چاہُوں

Scanned by CamScanner

۴۰

تُجھ سے مِلنا دِل کو کتنا اچھا لگتا ہے
ہم دونوں کا ساتھ نبھانا اچھا لگتا ہے

تُم کو دیکھ کے اکثر مُجھ کو ہوتا ہے احساس
تُم میں چھپا اِک دوست پُرانا اچھا لگتا ہے

بچپن میں وہ تتلی پکڑنا اب بھی مُجھے ہے یاد
بارش میں تن من کو بھگونا اچھا لگتا ہے

تیرا میرا میل یہ کیسا میں دھرتی تُو اَمبر
دھرتی کا آکاش کو چُھونا اچھا لگتا ہے

جھانک رہا ہو کھڑکی سے جب چندا کمرے میں
چُھپ چُھپ کر پھر چاند کو چُھونا اچھا لگتا ہے

Scanned by CamScanner

۸۰

سکوں سے رہ سکوں تُو مہر اِسقدر کر دے
جُھلستے جسم پہ بارش تُو لمحہ بھر کر دے

میں ایک عمر سے ظُلمت کے زیرِ سایہ ہُوں
کوئی تو ہو کہ جو سُورج کو باخبر کر دے

نگاہِ بد جو کبھی تُجھ پہ ڈال دے کوئی
مِری دُعا ہے خُدا سے وہ بے اَثر کر دے

بہت بہا ہے لہُو بند ہو یہ دہشت اب
یہ جنگ میرے خُدا تُو مختصر کر دے

مَیں مانگتی ہوں دُعائیں ہر اک بشر کے لئے
میرے خُدا تُو دُعاؤں کو با اَثر کر دے

Scanned by CamScanner

۴۷

کیسے کیسے لوگ یہاں ہیں کس بستی میں ٹھہرے ہیں
قدم قدم پر بندش ہے تو قدم قدم پر پہرے ہیں

اپنی خاطر زندہ ہیں ہم، پُوجتے ہیں ہم اپنی اَنا
سچ تو یہ ہے سچ کہنے پر اس بستی میں پہرے ہیں

اُن کی حقیقت کا اندازہ اُن کی صُورت سے نہ کرو
چہرے ہنستے ہیں لیکن دِل میں جو زخم ہیں گہرے ہیں

صُبح سویرے گھر سے نکلتے گھر آتے ہیں رات گئے
اپنوں کا دُکھ سُکھ کیا سُننا کانوں سے یہ بہرے ہیں

آنکھیں کُھلی تھیں جس نگری میں یہ تو وہ نگری ہی نہیں
کِس سے پُوچھیں کیسے ہُوا یہ سب کی زبان پر پہرے ہیں

Scanned by CamScanner

؏

کہاں کھو گیا میرا شہر وہ جہاں سب کے ساتھ تھیں برکتیں
نہ کہیں ہیں اب وہ محبتیں نہ کہیں ہیں اب وہ عبادتیں

ہے عجیب یہ دورِ زندگی ہے عجب سا اِس کا چلن بھی اب
یہاں کاروبار ہے جھوٹ کا یہاں بے اثر ہیں صداقتیں

مِرے دِل بتا مُجھے یہ ذرا کہیں ڈُھونڈنے سے ملیں گی کیا
وہ پُرانے وقتوں کی راحتیں وہ مروّتیں وہ شرافتیں

گیا دِل کا امن و سکوں گیا یہاں سب کے دِل میں ہیں وسوسے
اے خُدا تو ایسی ہوا چلا ملیں جس سے سب کو ہی راحتیں

جمی دھول شیشوں پہ دُھل سکے یہاں اب کے ایسی پھوار دے
یہ رُت بدل ہی جائے تُو دِکھا دے ایسی بشارتیں

Scanned by CamScanner

۵۰

کِس کی آواز ہے یہ کون بلاتا ہے مُجھے
اپنے معصوم سے لہجے سے رِجھاتا ہے مُجھے

ایک تصویر ہے جو اُس نے عطا کی مُجھ کو
رنگ ہر روز نئے بھر کے دِکھاتا ہے مُجھے

کبھی بن جاتا ہے وہ تیز ہوا کا جھونکا
خشک پتے کی طرح دُور اُڑاتا ہے مُجھے

میری آنکھوں میں اُترتا ہے تجلّی کی طرح
نُور کے دریا میں پھر اپنے بہاتا ہے مُجھے

مُجھ کو رہنے نہیں دیتا کسی صُورت تنہا
رُو بہ رُو آئینہء دِل میں بٹھاتا ہے مُجھے

Scanned by CamScanner

ق

اپنے شانوں سے کوئی بوجھ اُتارا سا لگے
دشتِ تنہائی میں تُو نے ہے پُکارا سا لگے

تُجھ کو سوچوں تو مَیں ہر سمت چراغاں دیکھوں
تُو مِرے ماتھے پہ چمکا کوئی تارا سا لگے

ایک مدّت سے مِرے ذہن میں رہتا تھا کہیں
قیدِ تنہائی میں تُو مُجھ کو سہارا سا لگے

غم زدوں کا تُجھے بننا ہے مسیحا اِک دِن
ہر تلاطُم مُجھے اب کوئی کنارا سا لگے

کسی معصوم سے دِل کو کبھی دے گا نہ دغا
اُس کی ہر بات مُجھے اِس کا اِشارا سا لگے

Scanned by CamScanner

ﷺ

مُجھ کو میرا غم سہنے دو
اشک جو بہتے ہیں بہنے دو

جھیلا درد ستاروں نے بھی
مُجھ حالِ شب کہنے دو

دُنیا سے رِشتہ ڈُھونڈا تھا
کیا کھویا پایا رہنے دو

دِل میں ہے کیا دیکھ سکو گے؟
زخم ہیں تازہ اب سہنے دو

رسموں میں کیا جُھوٹ چُھپا ہے
ہونٹ ہیں بند مگر کہنے دو

مدّت سے یہ ساتھ ہیں میرے
کیا کیا غم ہیں چُپ رہنے دو

Scanned by CamScanner

۵۵

سُکھ میں رہ کر بھی ہم دُکھ میں پلتے ہیں
ہم پُھولوں والے کانٹوں پر چلتے ہیں

روز اُٹھتے ہیں جیون ساگر میں طُوفاں
سیپ میں موتی بن کے مگر ہم پلتے ہیں

ہم سے سیکھو ظُلمت سے لڑنے کا ہُنر
تاریکی میں شمع کی صُورت جلتے ہیں

سب کی قِسمت میں ہیں اپنوں کی خُوشیاں
لیکن ہم اپنوں کے غم میں پگھلتے ہیں

جن کی خاطر دُنیا سے مُنہ موڑ لیا
سامنے آجائیں تو بچ کے نکلتے ہیں

دِل کی دُنیا میں ہے کیوں خاموشی سی
ہم تو پہاڑوں کے دامن میں پلتے ہیں

Scanned by CamScanner

✿

اُس کی ہر بات میں خود کو پگھلتا دیکھوں
بس اِک لمحہ اُس کو بھی مَیں تڑپتا دیکھوں

دشت میں سوچوں تو مَیں اُس کا سراپا دیکھوں
جب بھی دیکھوں اُس کے پیار کا دریا دیکھوں

میں نے چاہا ہے بہت ٹوٹ کے چاہا ہے اُسے
ایک لمحے کے لئے اُس کو بھی خود سا دیکھوں

نیند آنکھوں سے گئی چین بھی اس دِل سے گیا
جاگتے سوتے میں اُس کا ہی سپنا دیکھوں

وہ اپنی خوشبوئیں لے کر لوٹ گیا
اپنی رگ رگ میں اُسی کو مَیں مہکتا دیکھوں

Scanned by CamScanner

۸۰

(اپنی بیٹی تجلّی کے نام)

کوئی معصوم سی چنچل سی ادا ہو جیسے
تُم مِری رُوح کی خاموش صدا ہو جیسے

تُم جو آتی ہو تو خوشبو سے معطّر ہے فضا
تُم مرے دِل کے لئے بادِ صبا ہو جیسے

مُجھ کو رہنے نہیں دیتی ہو کبھی گُم تُم تُم
دِل کی دُنیا میں ستاروں کی نوا ہو جیسے

مست آنکھوں کی چمک دیکھ کے محسوس ہُوا
اِک کرن نُور کی ہو سب سے جُدا ہو جیسے

Scanned by CamScanner

تُم کو چُھوتے ہی مِرے دِل نے یہ محسوس کیا
تُم دُعا ہو مری' تعبیرِ دُعا ہو جیسے

کیسی میٹھی سی صدا کانوں میں رَس گھول گئی
تُم مِری جان ہو اور جانِ وفا ہو جیسے

تُم کو پایا ہے تو احساس ہُوا ہے مُجھ کو
مِرا جینا' مِرے جینے کی ادا ہو جیسے

Scanned by CamScanner

ؔ

لمحہ لمحہ درد میرا اب گہرا ہوتا جاتا ہے
میرے خوابوں کا گُلشن بھی صحرا ہوتا جاتا ہے

مَیں نے زہرِ غم بھی قطرہ قطرہ پی ڈالا
دھیرے دھیرے رنگ مِرا اب نیلا ہوتا جاتا ہے

کِس کا درد ہے، کِس نے جھیلا کون کِسے سمجھائے گا
سہتے سہتے درد بھی کِتنا میٹھا ہوتا جاتا ہے

تیری یاد میں ہر دِن میرے کتنے آنسو بہتے ہیں
بہتے بہتے ہر آنسو اِک دریا ہوتا جاتا ہے

Scanned by CamScanner

۵۵

منزل دُھند میں غائب، رستہ تنہا تھا
ساتھ مِرے اس پر بھی کوئی چلتا تھا

لفظ تھے لَب پر آتے ہی کھو جاتے تھے
دِل تھا اپنی دُھن میں پھر بھی گاتا تھا

تیری یادوں کا تھا ایک دِیا دِل میں
غم کی تیز ہواؤں میں بھی جلتا تھا

ایک مسافر دُھن کا ایسا پکا تھا
انجانی اَن دیکھی راہ پہ چلتا تھا

صاحبہ اُس سے پُوچھ نہ پائے کون تھا وہ
سُوکھے چنار کے پتوں پر کچھ لکھتا تھا

Scanned by CamScanner

ﷺ

تنہائی میں پُکارا کِس نے
دِل کو دیا سہارا کِس نے

رات کی سُونی پیشانی پر
ٹیکا مَہ کا سنوارا کِس نے

آنگن تھا یہ سُونا کب سے
لالہ و گُل سے نکھارا کِس نے

نیند کی سُونی چوکھٹ تھی یہ
خواب کا نقش اُبھارا کِس نے

ڈُوبا تھا دِل غم کے بھنوّر میں
آج دِکھایا کنارا کِس نے

میرے گھر کے آئینے میں
چاندنی کو یہ اُتارا کِس نے

Scanned by CamScanner

۶۰

دِل میں اُٹھتے ہوئے طُوفاں کو چُھپایا ہوگا
پھر کسی ناؤ کو ساحل سے لگایا ہوگا

کتنے خوابوں کے دھنک رنگ سجا کر اُس نے
رنگ اور نُور کے پیکر کو بنایا ہوگا

جلتی آنکھوں کا دہکتا ہوا شعلہ اُس نے
اشک بے طرح بہا کر ہی بُجھایا ہو گا

سر بہ سر گہرے اندھیرے میں وہ آیا جب بھی
دُھوپ ہی دُھوپ کا دھوکا لئے آیا ہوگا

دِل نے تنہائی میں مانگا ہے محبت کا حساب
خوش نصیبی کا خزانہ کوئی پایا ہوگا

Scanned by CamScanner

۴۵

آنکھوں میں اِک اَبر کا ٹکڑا رہتا تھا
دِل کی وُسعت میں اِک جلتا صحرا تھا

تاروں سے وہ درد بٹاتا رہتا تھا
کِس کو خبر تھی خُود وہ کتنا تنہا تھا

دیکھنے میں وہ ایک گُلاب سا لگتا تھا
زخم جو اُس کو مِلا تھا کتنا گہرا تھا

سب کے درد سے وابستہ تھا وہ کتنا
ہاتھوں میں اخبار اُٹھائے رہتا تھا

سُود و زیاں سے رہتا تھا وہ دُور بہت
صاحبؔ کیسے درد پرائے سہتا تھا

Scanned by CamScanner

۶۰

یہ دھاگے اُن کی سوچوں کے اب کیونکر اُلجھے جاتے ہیں
یُوں چہرے اُن کے مُجھ پر بھی اب خود ہی کُھلتے جاتے ہیں

جو پوچھ نہ پائی اُن سے کبھی وہ ذہن میں رہتے ہیں اکثر
اب خود ہی جواب سوالوں کے بس مُجھ کو ملتے جاتے ہیں

پُھولوں کے ساتھ نہ بیٹھ سکی کانٹے ہی مُجھ کو راس آئے
یہ کیکٹس میرے آنگن کے ہر جانب پھیلتے جاتے ہیں

ہر زخم تو ایک سا ہوتا نہیں اکثر وہ بھر ہی جاتا ہے
کچھ زخم ایسے بھی ہوتے ہیں تا عُمر جو رِستے جاتے ہیں

کچھ لوگ جو باہر دِکھتے ہیں ہوتے ہیں اندر اور وہ کچھ
یہ درد جو دوہرے چہروں کا مُجھ جیسے سہتے جاتے ہیں

Scanned by CamScanner

۴۰

آوازوں کے سناٹے میں دُور سے آتی ہے آہٹ
میری برگشتہ قسمت کا پیغام سُناتی ہے آہٹ

میرے دِل کے ہر گوشے میں دھڑکن بن کر رہتی ہے
لمحہ لمحہ میرے گھر کو کب سے مہکاتی ہے آہٹ

رات کی خاموشی ہو یا پھر دِن میں شور ہو بازاروں کا
مُجھ کو چُپکے سے اپنے ہی پاس بُلاتی ہے آہٹ

ہر آہٹ پر اُس کا دھوکا ہر آہٹ پر یہ دِل دھڑکا
گہری میٹھی نیند سے مُجھ کو روز جگاتی ہے آہٹ

ویرانے کے شور کا مُجھ پر کوئی اثر ہوتا ہی نہیں
کچھ بھی نہیں کہتی یہ مُجھ کو، دِل کو تڑپاتی ہے آہٹ

Scanned by CamScanner

٨٥

کیا یاد آیا آپ کو ایسے جو رو دیے
کیا زخم اب بھی تازہ ہے کچھ ہم سے بولئے

کیا جانے کس قصور پہ وہ ہم سے ہے خفا
ہم نے تو روتے روتے یہ آنچل بھگو لئے

ہم جانتے ہیں اُس کی ہنسی کے لباس میں
کانٹے چُبھے ہوئے ہیں مگر کیسے بولئے

یہ سچ ہے آسمان سے آتی ہے اِک صَدا
حیرت سے چُپ ہیں آپ ذرا کچھ تو بولئے

تنہا سفر چُنا تھا کیا تنہا طے اِسے
خود تُم نے اپنے پاؤں میں کانٹے چبھو لئے

وہ کج مزاج آدمی اپنا ہی ہے مگر
اب کِس سے راز کھولئے اور کِس سے بولئے

Scanned by CamScanner

۶۰

رات کی رانی بن کر مہکوں تُجھ سے مِلن کی آس لئے
ذرّے ذرّے کو مہکاؤں تیری ہی بُو باس لئے

رات جو تُو نے خواب میں آ کر چُپکے سے بیدار کیا
چونک اُٹھی میں تُجھ کو پا کر تیرا ہی احساس لئے

پھر سے تیرا ساتھ لئے اب کے سردی جو آئے گی
تیری باہوں میں چُھپ جاؤں گی تیری بُو باس لئے

باغوں کی گُل پوش ہوا نے مُجھ کو جاتے جاتے کہا
شام ڈھلے ہی آؤں گی پھر جاڑے کا احساس لئے

جاتے جاتے اُس نے کہا تھا کیوں بیٹھے ہو گُم صُم سے
اگلی رُت میں پھر آؤں گا دِل میں نئی اِک آس لئے

Scanned by CamScanner

۶۵

اپنی آواز کے جادو کو جگائے رکھنا
ساز کو دستِ شکستہ میں اُٹھائے رکھنا

میری یادوں کا چُبھے گا تمہیں نشتر جب بھی
دِل میں جو زخم ہیں وہ زخم سجائے رکھنا

تُم کو معلوم ہے اَنوار کی شیدائی ہُوں
تُم اندھیرے میں چراغوں کو جلائے رکھنا

کتنے ہی لوگ مِٹانے پہ کمربستہ ہیں
اِس گُلستان کو بہر طور سجائے رکھنا

اپنی آنکھوں پہ مُجھے کوئی بھروسہ ہی نہیں
خواب بن کر مجھے راتوں کو جگائے رکھنا

Scanned by CamScanner

ﷺ

اُس نے اِک بار مری رُوح میں جھانکا ہی نہیں
سونے چاندی سے کبھی دِل مِرا بہلا ہی نہیں

آسمانوں میں وہ اُڑتا رہا شاہیں بن کر
کبھی تِنکوں سے بنے گھر میں جو ٹھہرا ہی نہیں

کہکشاں، چاند، ستارے ہیں سبھی اُس کے لئے
جس نے تاریکیء شب کو کبھی دیکھا ہی نہیں

مُجھ کو معلوم نہیں، محفلِ عشرت کیا ہے
دشتِ تنہائی سے یہ دِل مِرا نکلا ہی نہیں

جانے والے کو ہر اِک چہرے میں ڈُھونڈا ہم نے
جو گیا چھوڑ کے واپس کبھی آیا ہی نہیں

Scanned by CamScanner

ꕥ

خواہش تھی جو گلاب کی گھر دِل میں کر گئی
پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی دامن میں بھر گئی

خوش رنگ دھوپ آئی تھی کچھ دیر کے لئے
تنہائی کِس لئے مِرے گھر میں ٹھہر گئی

میں بھولنا بھی چاہوں تو اُس کو بھلا نہ پاؤں
اِک برق سی تھی دِل میں مِرے جو اُتر گئی

کچھ رِشتے پھول سے مِری مٹھی میں قید تھے
پتّے تو ہاتھ میں رہے خوشبو کِدھر گئی

اِنسان وہ تنگ دِل سہی فن میں بلند ہے
آواز اُس کی چپکے سے دِل میں اُتر گئی

Scanned by CamScanner

ﷺ

پھر وہ لمحے کبھی نہ لوٹ آئے
اب بھی آنکھوں میں جن کے ہیں سائے

تُم سے مِل کر بہت ہی پچھتائے
گزرے لمحے جو ہم کو یاد آئے

ایک مُدّت سے میرے ضبط میں تھا
کاش آنسو یہ اب برس جائے

کُچھ اثر تو ہے اِن نگاہوں میں
دُور رہ کر وہ میرے پاس آئے

جب ہمیں نے زبان سی لی ہے
کون دینے گواہی پھر آئے

Scanned by CamScanner

۞

بدن میں آگ نگاہوں میں خواب رکھ دینا
سُلگتے صحرا میں دریائے آب رکھ دینا

کبھی جو مست نگاہیں سوال کر بیٹھیں
تُم اُن کے سامنے دِل کی کتاب رکھ دینا

میں جنگلوں کے اندھیروں کو پار کرلُوں گی
کسی شجر کے تلے آفتاب رکھ دینا

یہ گُلستان تمہارا تمہیں مبارک ہو
ہمارے واسطے بس اِک گُلاب رکھ دینا

جو تیرے حصّے کے غم ہیں وہ میری قسمت ہیں
یہ اِلتجا ہے اُنہیں بے حساب رکھ دینا

Scanned by CamScanner

ﷺ

اپنے ہی سُلگتے سوالوں کی اِس آگ میں ہر پل جلتی ہُوں
مفہومِ وفا آخر کیا ہے اب تک یہ کہاں میں سمجھی ہُوں

تیری آنکھوں کا گہرا دریا جو گُم صُم سا بس بہتا ہے
دِل میں کیوں اِتنے طُوفان ہیں ہر روز میں اُس سے پوچھتی ہُوں

سائیرس یہ میرے آنگن کے بے وجہ یونہی خاموش نہیں
سب سوتے ہیں مَیں تنہا سرگوشیاں اِن کی سُنتی ہُوں

جذبات تو سب کے ہوتے ہیں کچھ سہتے ہیں کچھ لکھتے ہیں
مَیں تنہا جینے کی خاطِر تصویر میں رنگ یہ بھرتی ہُوں

Scanned by CamScanner

٭

وہ مِرا ضبط آزمائیں گے
میری حالت پہ مُسکرائیں گے

جب پرندے پلٹ کے آئیں گے
پچھلے موسم کے گیت گائیں گے

بیت جائیں گے جتنے لمحے ہیں
درد کے سائے چھوڑ جائیں گے

یاد بن کر مَیں دِل میں رہتی ہُوں
کیسے وہ مُجھ کو بھول پائیں گے

Scanned by CamScanner

من کے پنچھی یہ چاہے جتنا اُڑیں
تھک کر اِک دِن پلٹ ہی آئیں گے

ہم نے لفظوں کے تیر کھائے ہیں
یاد آئیں گے دِل دُکھائیں گے

آپ کی چاہ سے ہے ڈور بندھی
آپ کب تک ہمیں رُلائیں گے

Scanned by CamScanner

میری نظروں سے مُجھے ہی وہ گراتا کیوں ہے
اِک ذرا بات پہ افسانہ بناتا کیوں ہے

ہر نیا لمحہ نیا فتنہ اُٹھاتا کیوں ہے
دُور سے مُجھ کو نہ جانے وہ رُلاتا کیوں ہے

اُس نے پوجے ہیں اگر اپنی انا کے پیکر
آج ہر بات پہ وہ ٹُوٹ سا جاتا کیوں ہے

اِن کی شاخوں کی ہواؤں سے وہ شاداب ہُوا
اِن ہی سرسبز درختوں کو گراتا کیوں ہے

وہ سمٹتا ہے کبھی قطرۂ شبنم کی طرح
پھر سمندر کی طرح جال بچھاتا کیوں ہے

چاہتا جو تو نہ آنے کے بہانے تھے بہت
مُجھ کو اِلزام کی سُولی پہ چڑھاتا کیوں ہے

Scanned by CamScanner

۵

لَو چراغوں کی گو تھرتھراتی رہی
راستہ پھر بھی مُجھ کو دِکھاتی رہی

روشنی کی کرن آتی جاتی رہی
نِت نئے مُجھ کو منظر دِکھاتی رہی

جانے والے پلٹ کر نہ آئے کبھی
اشک پیہم مَیں پھر بھی بہاتی رہی

زِندگی نے کبھی ساتھ چھوڑا نہیں
ہر قدم پر مُجھے آزماتی رہی

ایک تتلی کو باندھے ہوئے ڈور سے
یاد بچپن کی مُجھ کو دِلاتی رہی

چاند چھت پر برابر نکلتا رہا
داستاں رات اپنی سُناتی رہی

Scanned by CamScanner

۸۰

نیند آنکھوں سے اُڑاتی ہے ہوا
مُجھ کو خوابوں میں جگاتی ہے ہوا

بند آنکھیں کئے سوچوں میں تُجھے
چُوم کر پلکیں ستاتی ہے ہوا

ہو کے تحلیل تیری خوشبُو میں
جسم چُھو کر مرا جاتی ہے ہوا

بند دروازے پر دستک دے کر
بھیگی راتوں میں جگاتی ہے ہوا

کون سے شہر سے آتی ہے یہاں
چین دِل کا جو چُراتی ہے ہوا

Scanned by CamScanner

۸۰

شام ہوتے ہی رُلائے ہے یہ دِل
اور کبھی پہروں ہنسائے ہے یہ دِل

بزمِ عشرت راس کیوں آتی نہیں
غم کی دُنیا میں بُلائے ہے یہ دِل

کرتا ہے یہ سامنا کِس خوف کا
نصف راتوں کو جگائے ہے یہ دِل

بنتا ہے ہمراز بھی میرا کبھی
چہرے سے پردہ اُٹھائے ہے یہ دِل

Scanned by CamScanner

۷۰

یہ سفر تنہائیوں کا سہنا ہے کب تک مُجھے
اپنے سائے سے بچھڑ کر رہنا ہے کب تک مُجھے

شام پڑتے ہی یہ دِل سہما ہُوا ہے کس قدر
اِک تذبذب کا یہ عالم سہنا ہے کب تک مُجھے

یہ تیری مصروفیت برحق مگر اتنا بتا
اپنے دِل کا درد تنہا سہنا ہے کب تک مُجھے

تیرے افسانے میں میرا بھی کہیں مذکور ہو
کانپتے آنسو کی صُورت بہنا ہے کب تک مُجھے

تُجھ سا کوئی دُوسرا ہوگا نہ دُنیا میں کہیں
''ہوں بہت مصروف'' سُنتے رہنا ہے کب تک مُجھے

Scanned by CamScanner

۞

سیہ سُورج ہے سر پر کِس سے بولوں
مَیں اُس کے سائے میں خود کو سمو لوں

تیری یادوں کے سائے ہر طرف ہیں
سُنوں میں بات کِس کی کِس سے بولوں

ابھی آنکھوں میں سپنے جاگتے ہیں
سحر ہونے سے پہلے کیسے سو لوں

ہوا کے ساتھ خوشبو اُس کی آئی
میں اُٹھ کے گھر کا دروازہ تو کھولوں

Scanned by CamScanner

جمی ہے دُھول کب سے آئینوں پر
ذرا میں آنسوؤں سے اِن کو دھو لوں

گرجتے میگھ ہیں یا پیار اُس کا
جو برسے یہ تو مَیں تن من بھگو لوں

کُھلیں آنکھیں تو پھر کیا کیا نہ دیکھا
مِلے جو وہ تو میں یہ بھید کھولوں

Scanned by CamScanner

۸۰

وہ سب سے الگ ہے کیا جانے آخر اُس کے دِل میں کیا ہے
وہ زخمِ جگر بنتا ہے کبھی، کبھی زخم کا مرہم بنتا ہے

وہ اِتنا سِتم گر ہے تو نہیں لیکن کچھ ایسا لگتا ہے
حالات کا سارا کھیل ہے یہ دِل میرا جس سے تڑپتا ہے

برسات کی بھیگی راتوں میں جب دِل کا مور تھرکتا ہے
وہ کارِ جہاں میں گُم ہو کر بس فرض کے دھاگے بُنتا ہے

اِک ٹیس سی دِل میں اُٹھتی ہے اور آنکھ سے آنسو بہتے ہیں
تنہائی ڈسنے لگتی ہے جب یاد کا چاند نکلتا ہے

خاموشی میں ہے صدا اُس کی' بستا ہے وہ ہر ذرّے میں
خوشبو سے ذہن مہکتا ہے جب پاس وہ میرے ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

۸۰

کبھی تو وہ مری آنکھوں کا آئینہ دیکھے
نظر نظر میں نیا آسماں چھپا دیکھے

اُسے گِلہ کہ مَیں حائل ہُوں اُس کی شہرت میں
مگر وہ لب پہ میرے ہر گھڑی دُعا دیکھے

کبھی نہ مَیں نے گِلہ اپنی فرقتوں کا کِیا
وہ آئے اور مِرا عزم و حوصلہ دیکھے

مَیں لمحہ لمحہ سجاؤں گی اُس کی یادوں کو
کہ جس کے آنے کا دِل آج راستہ دیکھے

بہت وسیلے ہیں دُنیا میں دِل لگانے کے
مگر یہ دِل ہے کہ بس ایک سِلسِلہ دیکھے

یہ ساری عُمر گزاروں گی اُس کے سائے میں
وہ اپنی یادوں میں مُجھ کو ہرا بھرا دیکھے

Scanned by CamScanner

۴۰

(پاپا کی یاد میں)

لوگ کب تھے وہ صرف سائے تھے
کیا وہ اپنے تھے کیا پرائے تھے

رات آنکھوں میں بیت جاتی تھی
اپنے اعمال کے ستائے تھے

ایک قطرے کو کیوں ترستے رہے
اپنے آنسو کہاں گنوائے تھے

جن پہ کل تک میرا بسیرا تھا
وہ شجر تھے نہ اُن کے سائے تھے

Scanned by CamScanner

کچھ بھی ظاہر نہیں تھا چہرے سے
رنج کتنے مگر اُٹھائے تھے

وہ مرے لوحِ دِل پہ لکھے ہیں
جتنے قصے مجھے سُنائے تھے

جانے والے کبھی نہیں لوٹے
کتنے آنسو مگر بہائے تھے

Scanned by CamScanner

۵۸

پچھلے پہر جو خواب تھا دیکھا سچ ہوگا
اُس سے بھی پُوچھا کہتا تھا سچ ہوگا

تھم جائے گا یہ طُوفان ہواؤں کا
موسم کا ہے مُجھ کو اِشارہ سچ ہوگا

کِھلتی صُبحیں، مہکتی راتیں سب تیری
اُس کا ہے یہ اِس کا اِشارہ سچ ہوگا

پتّوں کے جُھرمٹ سے چاند سا چمکا ہے
چاند نگر سے کوئی آیا سچ ہوگا

بیگانوں کے غم کوئی کب سہتا ہے
جنموں کا ہے ساتھ ہمارا سچ ہوگا

Scanned by CamScanner

۸۰

شبنم کے قطروں سا، لال گُلابوں سا
رِشتہ میرا اُس کا رنگیں خوابوں سا

اُس کے دِل میں نُور کا دریا بہتا ہے
مانتے ہیں وہ دیکھنے میں ہے سرابوں سا

اُس کے دِل میں کانٹے ہی کانٹے لگتے ہیں
اُس کا چہرہ ہے شاداب گُلابوں کا

اِک مُدّت گزری ہے اُس کو دیکھے ہوئے
میرے لئے ہے وہ گُم گشتہ خوابوں سا

صاحبہؔ ان لمحوں کی قیمت کوئی نہیں
لمحہ لمحہ ہے ماضی کے عذابوں سا

Scanned by CamScanner

۸۰

دُنیا کے اِس میلے میں بس ہم کو مِلے انجانے لوگ
اپنے پن کے بہت سُناتے ہیں افسانے لوگ

سود و زیاں کی اِس دُنیا میں ہم تو بس انجان رہے
اپنا اپنا سُکھ دیکھیں سب یہ جانے پہچانے لوگ

سچ کیا اِتنا کڑوا ہے جو رُسوا ہوئے ہر شہر میں ہم
سچ کہتے ہیں دُکھ سہتے ہیں ہم جیسے دیوانے لوگ

کیا تُم کو معلوم نہیں ہے دُنیا کی ہے رِیت یہی
اپنا بنا کر پیار جتا کر پھر دیتے ہیں طعنے لوگ

اکثر دِل نے سوچا اِس پر اکثر یہ محسوس کیا
کوسوں دُور رہے ہیں ہم سے اپنے یا بیگانے لوگ

Scanned by CamScanner

۸۷

دینے والے مجھے اک شام سہانی دے دے

دے دے یادوں کی کوئی رنگین کہانی دے دے

میں گزر جاؤں ہوا بن کے بیاباں سے مگر

رم میں بھیگی ہوئی خوشبو کی روانی دے دے

تجھ سے قربت کے جو لمحات چرائے میں نے

کبھی ان لمحوں کو اے دوست معانی دے دے

زندگانی کے ہر اک موڑ پہ چھپنے والے

شب کے پردے سے نکل بھور سہانی دے دے

Scanned by CamScanner

۸۰

پھول کھل جائیں تو خوشبو نہ چُرائے کوئی
جانِ نازک پہ خدا ظلم نہ ڈھائے کوئی

تیری یادوں کے سوا میرا اثاثہ کیا ہے
تیری یادوں کو بھلا کیسے چُرائے کوئی

قتل کرتے ہیں سرِ راہ یہ معصوموں کو
چاہتے کیا ہیں، کہاں کے ہیں، بتائے کوئی

میری تنہائی کا گہرا ہے سمندر کتنا
ساحلوں سے مجھے اک بار بُلائے کوئی

جب کوئی آس نہیں کوئی تمنا بھی نہیں
کن اُمیدوں پہ بھلا گھر کو سجائے کوئی

Scanned by CamScanner

﷽

میری طرح اُسے بھی کوئی غم مِلا ہے کیا
یعنی بدن میں جلتا ہُوا آبلہ ہے کیا

وہ مُسکراتا رہتا ہے ہر زخمِ تازہ پر
ہر راز اُس نے زندگی کا پا لیا ہے کیا

جو دِل جلا کے لوگوں کو دیتے ہیں روشنی
خود اُن کے اپنے گھر کا اندھیرا مِٹا ہے کیا

دِیوانگی کے بعد ہی صحرا جو پھاند لے
اُس نے خود اپنی منزلوں کو پالیا ہے کیا

Scanned by CamScanner

ཀ

جب بھی ہم نے ان آنکھوں میں سُندر خواب سجائے ہیں
سوچ کے آخر کیا اکثر خود ہی ہم نے مِٹائے ہیں

سوچ رہے ہیں آخر کیسی بستی میں ہم آئے ہیں
جس میں ہنستے لوگ نہیں ہیں اور نہ اُن کے سائے ہیں

وہ جن کو حالات کے باعِث مُجھ کو بُھلانا پڑتا ہے
اور وہ چُھپ چُھپ کر میرے شیشہء دِل میں آئے ہیں

اب نہ ہمیں کوئی ڈُھونڈے گا اور نہ ہم بھی مِل پائیں گے
ہم نے اپنے نقشِ قدم تک ہر رستے سے مٹائے ہیں

ہم نے تنہائی کی رَہ پر اب چلنے کی ٹھانی ہے
تنہا لوگوں سے مِلنے کو سپنے کب لوٹ آئے ہیں

Scanned by CamScanner

ꣻ

تُم یاد بن کے اب تو دِل و جاں میں آبسو
یعنی تصوّرات کے ایواں میں آبسو

تُم میری زندگی ہو میرے غم گُسار ہو
تُم مانگ بن کے زُلفِ پریشاں میں آبسو

اے آبِ جوئے حُسن پہاڑوں کو چھوڑ کر
اِک روز میرے اُجڑے گُلستاں میں آبسو

آنکھوں میں دُھوپ چُبھنے لگی اِنتظار کی
تُم اَبر بن کے دِل کے بیاباں میں آبسو

تُم پیار بن کے برسے ہو بنجر زمین پر
اب پیار بن کے میری رگِ جاں میں آبسو

Scanned by CamScanner

ؔ

ساتھ مسرّت کے غم کِتنا لکھا ہے
لکھنے والے اور بتا کیا لکھا ہے

جیت ہی جاتا ہے وہ اپنی دلیلوں سے
میرے حصّے ہی میں ہارنا لکھا ہے

باہر کتنے پھول کھلے ہیں گُلشن میں
دِل کے اندر لیکن صحرا لکھا ہے

بات ہے اِتنی سی جس سے ہے تنگ بہت
اُس کی جبیں پر نام جو میرا لکھا ہے

اُس کے ہر اِک رنگ میں خود کو رنگ لیا
پھر بھی نا دیدہ رستے پر چلنا لکھا ہے

Scanned by CamScanner

۴۵

جھونکا خوشبو کا جب تیرے جسم کو چُھو کر آتا ہے
پیار تمہارا کتنا اُونچا مُجھ کو اُڑا لے جاتا ہے

نُور و سایہ کی کتنی دُنیاؤں میں کھو جاتی ہُوں
رات کے گہرے اندھیارے میں جگنو مُجھے لے جاتا ہے

پچھلے موسم کا اِک زخم جو تازہ تازہ ہے اب بھی
دھیمی دھیمی آنچ میں مُجھ کو لمحہ لمحہ جلاتا ہے

جگ سارا سو جاتا ہے جب گہری گہری نیندوں میں
رات کے سناٹے میں کوئی برہا کی بنسی بجاتا ہے

ایک زمانہ گزرا موسمِ گُل سے میری نسبت تھی
گزرے موسم کا یہ دُکھ کیوں اب بھی مُجھے تڑپاتا ہے

Scanned by CamScanner

٭

کیا ہُوا یہ سوچ کر اب کیا کریں
آؤ مِل کر پیار کو تازہ کریں

کِس لئے یہ سوچنا ہم کیا کریں
کچھ بھی ہو سب کے لئے اچھا کریں

دُھوپ کے صحرا میں ہے چلنا مدام
چھاؤں بس پَل بھر کی ہے، ہم کیا کریں

زخم چھوٹے ہی بڑے بن جاتے ہیں
زخموں کو اپنے کُریدا کیا کریں

خون کے رِشتے نہیں تو کیا ہُوا
پیار کے رِشتے ہیں کیا شکوہ کریں

rekhta
Scanned by CamScanner

❀

کُچھ ہاتھ سے گِرا تھا جو پوروں سے بہہ گیا
معصوم لَمس کا فقط احساس رہ گیا

وہ جب سے پاس آیا ہُوا دُور اَور بھی
بن کر یہ وقت آ ہنی دیوار رہ گیا

اپنوں سے دُور جانے کا دُکھ بھی عجیب ہے
آنکھوں میں بدلی چھا گئی دریا سا بہہ گیا

ڈُھونڈوں کہاں جو چل پڑے انجانی راہ پر
اُن کی جُدائی دِل مرا چُپ چاپ سہہ گیا

بوئے نہیں تھے پھول تو کانٹے ہی اب چُنو
چُپ چاپ میرے کانوں میں کوئی یہ کہہ گیا

حسّاس دِل تھا کتنا وہ یہ سوچتے کبھی
جو بات اُس کے دِل میں تھی نظروں سے کہہ گیا

Scanned by CamScanner

ஐ

اِک نام فقط اُن کو بتانے کے لئے تھا
اِک راز تھا جو دِل میں چُھپانے کے لئے تھا

وہ چُپ تھا گو آنکھوں سے سُنا تا تھا بہت کچھ
دِل میرا کہ ہر ناز اُٹھانے کے لئے تھا

تھا اُس کے مقدر میں فقط ایک ہی قطرہ
دریا جو یہ سُوکھا ہے رُلانے کے لئے تھا

جانا تو اُسے تھا ہی پہ کچھ دیر تو رُکتا
اِک شعر مِرا اُس کو سُنانے کے لئے تھا

Scanned by CamScanner

وہ کون تھا جس سے گنہہ سرزد نہ ہُوا تھا
بس میرا گنہہ سب کو سُنانے کے لئے تھا

دم توڑ گیا غُنچہ مِری آس کا لیکن
ہر زخم نیا مُجھ کو رُلانے کے لئے تھا

اُلجھا سا دیا اُس نے مُجھے شام و سحر میں
یہ اُس کا ہی فِتنہ تھا ستانے کے لئے تھا

rekhta

Scanned by CamScanner

لمحہ لمحہ موت کا سایا چھایا ہوتا ہے
ڈرتے ڈرتے جینا بھی کیا جینا ہوتا ہے

جنگل جنگل رات اندھیری چاند کہاں سے آئے
دُور کہیں آکاش پہ چلنا چلنا ہوتا ہے

رات تصوّر میں وہ آئے جیسے دھُندلا چاند
خواب میں دیکھا چاند کو چُھونا کیسا ہوتا ہے

کھلنے سے پہلے ہی مُرجھا جاتے ہیں کتنے پھول
وہ کِھل کر رہتے ہیں جن کو کِھلنا ہوتا ہے

بستی بستی جنگل جنگل بات اُڑی یہ کیسے
آج کے دور میں پیار کا سودا کھوٹا ہوتا ہے

چلتے چلتے کھو سا گیا وہ شام کی وادی میں
ڈوبتے سورج کو بھی دیکھا کیسا ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

﷽

دِل کا وہ کِتنا سچّا ہے
بولنے میں ہاں کڑوا ہے

شام و سحر میں سوچتی ہُوں
وہ کیسے اِتنا بدلا ہے

جیوَن پتھ پر خار بچھے ہیں
اور اِس پر تنہا چلنا ہے

کتنا مشکل ہے طے کرنا
کون پرایا کون اپنا ہے

ہونٹوں کی جنبش سب نے دیکھی
داغِ جگر کس نے دیکھا ہے

پتھر بھی ہے موم بھی ہے وہ
آخر اُس کے دِل میں کیا ہے

Scanned by CamScanner

٭

تمام رات نگاہوں میں خواب بستے رہے
بس ایک نقطۂ موہوم میں سمٹتے رہے

عجیب شہر تھا اور لوگ بھی تھے کتنے عجیب
قدم قدم پہ نئے رُوپ وہ بدلتے رہے

چُھپا کے چاند جو لائے تھے اپنے ہاتھوں میں
اسی کو دیکھ کے تارے بھی ہم سے جلتے رہے

جو زخم اُن سے مِلے یاد بھی نہیں ہم کو
معاف کر کے خطا ساتھ ساتھ چلتے رہے

ہمیں یہ عِلم کہاں تھا کہ ایسا بھی ہوگا
دُکھوں کی دُھوپ میں ہم برف سے پگھلتے رہے

Scanned by CamScanner

ﷲ

ایک ذرّہ ہوں مُجھے خود میں سما جانے دے
ترے آئینے میں چہرے کو نظر آنے دے

مَیں ہُوں دھڑکن تری پھر تُجھ سے الگ کیسے رہوں
آرزُو ہے مری رگ رگ میں سما جانے دے

خود کو سمٹے ہُوئے آندھی کا سفر مَیں نے کیا
بن کے خوشبو مُجھے پھولوں کی، بکھر جانے دے

دُور رہ کر تُو مرے ساتھ ہے پھولوں کی طرح
اس خرابے میں مُجھے قدرے سکوں پانے دے

Scanned by CamScanner

✿

آنسوؤں سے سرہانا بھیگا تھا
کون یہ میرے آنسو رویا تھا

چھاؤں کا سا گمان ہوتا تھا
جب بھی وہ میرے پاس رہتا تھا

آسماں سَر جھکائے تھا حیراں
دانہ پانی یہ کس کا اُٹھا تھا

یادِ ماضی میں ڈوب کر بھی وہ
بے خیالی میں ہنستا رہتا تھا

میرے حصّے میں خوشیاں لکھ کر وہ
جانے کیا کیا وہ مُجھ سے کہتا تھا

Scanned by CamScanner

۸۰

آنکھوں سے دُھواں سا اُٹھتا ہے
اِک زخم سا اندر جلتا ہے

میں قطرہ قطرہ پیتی ہُوں
وہ درد مُجھے جب ملتا ہے

فطرت ہے یہ ہر اِک اِنساں کی
ہر چیز سے اُکتا جاتا ہے

اب کانٹے ہوں یا پھول مُجھے
اِس رستے پر ہی چلنا ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

اس پھول سے سُندر چہرے پر
کیوں خوف سا طاری رہتا ہے

جب رات اُترتی ہے گھر میں
اِک سایا سا لہراتا ہے

اے صاحبِ دِل میں بات ہے اِک
جو کہتے ہوئے دِل ڈرتا ہے

Scanned by CamScanner

۸۰

کیسی بُری نظر مرے گھر کو لگا گیا
مَیں مُسکراتی تھی مُجھے پَل میں رُلا گیا

آئی تھی خوشگوار سحر گھر میں کھیلنے
بِن بادلوں کے کون یہ بجلی گِرا گیا

کِس کو خبر تھی اب نہیں آئے گا وہ کبھی
چُپکے سے ایک دِن وہ یہاں سے چلا گیا

بھرنے لگا تھا زخم جو مُدّت کے بعد پھر
حیرت ہے تازہ زخم کوئی پھر لگا گیا

میرے خُدا بتا تُجھے مُجھ سے ہے بیر کیا
بیٹھی تھی جس کی چھاؤں میں اُس کو جلا گیا

اب ڈُھونڈتی ہُوں شام و سحر اُس کو صاحبہؔ
کیا جانے کِس جہاں میں وہ بن کر ہوا' گیا

Scanned by CamScanner

☙

اُس کی آنکھوں میں جو لکھا تھا سُناتا کیسے
اپنی رنجش کو کسی سے وہ چھُپاتا کیسے

سنگ برساتے تھے آ آ کے وہ اُس کے دَر پر
دِل کے شیشے کو وہ ہر لمحہ بچاتا کیسے

اُس نے صحرا میں کسی سَمت برس جانا تھا
وہ تو بادل تھا بہت دُور بھی جاتا کیسے

وہ تو دُنیا کی روایات سے خائف تھا بہت
اپنے ہی آپ سے وہ خود کو بچاتا کیسے

آسماں خود ہی اُتر آیا تھا اُس کے سر پر
جانِ نازک پہ وہ یہ بوجھ اُٹھاتا کیسے

Scanned by CamScanner

بیان کیا کروں کانوں میں کیا صدا آئی
گلوں کی وادی سے اِک موجہء ہوا آئی

وہ دُور رہ کے بھی دِل کے قریب رہتا ہے
اُسی کے نام کی ہونٹوں پہ اِک دُعا آئی

رہی وہ پہلی سی خوشبو نہ وہ چمن ہی رہا
چمن کی سمت نہ پھر بھول کر صبا آئی

زمانے گزرے ہیں اُس کو یہاں سے کُوچ کیے
ہوا کے دوش پر اُڑتی سی اِک رِدا آئی

Scanned by CamScanner

ہر ایک رہ گزر پہ جسے ڈُھونڈتے رہے
گزرا نظر کے سامنے ہم سوچتے رہے

وہ سانس بن کے جذب تھا رگ رگ میں رات دِن
لیکن خلاؤں میں اُسے ہم ڈُھونڈتے رہے

دِل کو قرار مِل گیا تسکیں سی ہو گئی
اس کی بس اِک جھلک ہی تھی ہم جُھومتے رہے

اُس کی ہر اِک نگاہِ میں کیسا طِلسم تھا
پہلو نشین تھا اُسے ہم ڈھونڈتے رہے

Scanned by CamScanner

٭

اجنبی لوگوں سے ہم تیرا پتہ پوچھا کیے
چند لمحے ساتھ کے کیسے کٹے سوچا کیے

ساتھ چلنے کے لیے آئے تھے ہم اِس شہر میں
اجنبی راہوں میں ہم تُم کو مگر ڈھونڈا کیے

شیشے سا دِل دے کے پتھر سے اِسے ٹکرا دیا
کیسے یہ ٹکڑے سمیٹیں دیر تک سوچا کیے

رات پُونم کی تھی اِس دِل پر اماوس چھا گئی
کتنی حسرت سے مگر ہم چاند کو دیکھا کیے

پھول سے خوشبو کا رِشتہ کیا چُھپا پایا کوئی؟
کیسے کر لیں گے جُدا ہم کو یہ کب سوچا کیے

Scanned by CamScanner

۸۰

لفظوں کا زہر بھی مِلتا گیا اِس آگ میں پیہم جلتے رہے
دُنیا کی بھیڑ میں رہ کر بھی ہم تنہا تنہا چلتے رہے

وہ اس کا دِل ہو یا دُنیا تاریکی ہی تاریکی ہے
ہم پھر بھی ایسے عالم میں اِک شمع کی صُورت جلتے رہے

دِل تھا اور آنکھیں بھی روشن پھر کیسے کوئی ہونٹ سیئے
آواز کی صُورت میں اُبھرے جو درد کہ دِل میں پلتے رہے

وعدہ جو ٹُوٹا دیکھ لیا جب دِل ٹُوٹا تو دیکھا نہیں
کتنے ہی لفظ زباں پر تھے جو خاموشی میں ڈھلتے رہے

Scanned by CamScanner

۸۰

وہ اجنبی ہے مگر ہم خیال لگتا ہے
ہے مُجھ سے دُور مگر ساتھ ساتھ چلتا ہے

مَیں سوچتی ہُوں کہ اس کی شناخت کیسے ہو
وہ ایک پھول ہے خوشبو سا جو مہکتا ہے

اگرچہ چُپ ہے وہ پھر بھی ہے گُفتگُو جاری
ابھی سوال کرے گا کُچھ ایسا لگتا ہے

وہ کیسے لوگ تھے جو غم کسی کا سہتے تھے
مگر یہ دور ہر اِک ہر کسی سے جلتا ہے

میں مطمئن ہُوں مُجھے جس طرح بھی وہ دیکھے
بس اِک سوال ہے جو ذہن میں کھٹکتا ہے

Scanned by CamScanner

ہم نے کسی سے کچھ نہ کہا چُپ چاپ یہ آنسو پی ڈالے
اُن سے جتنے زخم ملے وہ اشکوں سے ہی سی ڈالے

وہ رات کے اندھیاروں میں روئے دِن نکلا تو مُسکائے
جوں توں کر کے دِن پورے ہم نے آخر کر ہی ڈالے

دِل اُس کا نادان سا بچہ اُنگلی پکڑ کر لے جائے
باتوں میں اُلجھا کر اُس کو مُجھ سے جُدا کر ہی ڈالے

ہم نے بھی دِل کو سمجھایا غم کی لوری سے بہلایا
راہ میں جتنے بھی غم پائے ہم نے ہنس ہنس کر پی ڈالے

Scanned by CamScanner

۸۰

بُھول کیا جاؤں وہ رِشتے جو بُھلائے نہ گئے
کیسے اپنے وہ مرے تھے جو نہ آئے نہ گئے

وقت پڑنے پہ جو رِشتوں کو ہوا دیتے رہیں
زخم ایسے ملے اُن سے کہ دکھائے نہ گئے

عُمر کے جاگے ہوئے سوئے تھے جو نیندوں میں
ہم نے سو بار پُکارا وہ جگائے نہ گئے

ایک میں تھی کہ جو الزام کی سُولی پہ چڑھی
درد ایسے تھے لبوں پر جو سُنائے نہ گئے

لے کے آئے تھے مداوا دِل پُر درد کا وہ
بوجھ احسانوں کے ہم سے یہ اُٹھائے نہ گئے

Scanned by CamScanner

ﷺ

لفظوں کی جب چوٹ پڑے تو ہو نہ صَدا
میرے دِل کو ایسا کوئی ہُنر سِکھا

پیار کی ست رنگی چادر سے ڈھانپ مُجھے
ذرّے ذرّے سے تُو ایسا نُور بہا

لفظ لبوں پر پتھّر ہوں آنکھیں حیراں
اے میرے فنکار تو پیکر ایسا بنا

مَیں تیری آنکھوں پر کہتی جاؤں غزل
تُو کوئی دِل دوز فسانہ مُجھ کو سُنا

خوشبو بن کر تیری سانسوں میں اُتروں
مُجھ کو دِل کی دھڑکن میں تو ایسے بسا

Scanned by CamScanner

۵۵

دِل میں اب کچھ ٹُوٹا ٹُوٹا لگتا ہے
موسم بھی کچھ بدلا بدلا لگتا ہے

کتنی زور سے تیز ہوائیں چلتی ہیں
کوئی شجر ٹُوٹے گا ایسا لگتا ہے

کوئی کِسی کے ساتھ کہاں چلتا ہے اب
وقت بھی اب تو ہم سے بھاگتا لگتا ہے

اِک منظر جو قید تھا میری آنکھوں میں
ساتھ اشکوں کے وہ بھی بہتا لگتا ہے

رات بھی آئی ہے گُم صُم تنہا تنہا
چاند بھی اب تو پِگھلا پگھلا لگتا ہے

Scanned by CamScanner

تری چاہت میں کسی حد سے گزر کر دیکھوں
زندگی، میں بھی ترے واسطے مر کر دیکھوں

عمر لگ جاتی ہے اِنساں کو سمجھ لینے میں
چند لمحوں کو ترے دِل میں اُتر کر دیکھوں

ایک صحرا تھا جہاں تک بھی نظر میری گئی
اس سمندر کو کبھی آنکھ میں بھر کر دیکھوں

یادیں رہ جاتی ہیں اور وقت گزر جاتا ہے
وقت کے ساتھ میں اِک لمحہ گزر کر دیکھوں

اُس کو آتا ہے ہنر دِل میں اُتر جانے کا
میں ہوا بن کے کبھی اُس پہ بکھر کر دیکھوں

Scanned by CamScanner

ﷺ

اب آ بھی جائے کہیں سے وہ پیار کا موسم
گزر گیا ہے یہیں سے بہار کا موسم

جھلستا جسم ہے ہر سُو ہے ریت آنکھوں میں
نظر میں آئے مری کب سنگھار کا موسم

ہُوا ہے کچھ تو کہ بدلے ہوئے ہیں موسم بھی
یہیں سے گزرا ہے صبر و قرار کا موسم

گلابی جاڑا ہوا آنکھوں میں رنگ راحت
گزر بھی جائے یہ گرد و غبار کا

مہک اُٹھے گی یہ مٹّی، پلٹ کے آ
مرے یقیں کا مرے اعتبار کا

Scanned by CamScanner

۸۵

نگاہوں میں ہے کس کا سایا ہمیشہ
کوئی زخم رہتا ہے تازہ ہمیشہ

کہیں کوئی ٹھوکر نہ لگ جائے رہ میں
کبھی چاند ہوتا ہے پُورا ہمیشہ

برہنہ سی شاخیں ہیں ٹھٹھرے شجر ہیں
کہاں دُھوپ کا جلوہ رہتا ہمیشہ

جہاں بھی رہوٗ جس بلندی پہ جاؤ
زمیں پاؤں کے نیچے رکھنا ہمیشہ

کہیں بھی وہ جائے پلٹ آئے گا وہ
یقیں دِل میں رہتا ہے زِندہ ہمیشہ

Scanned by CamScanner

ﷺ

ساتھ چلتے ہیں سبھی پر ہم سفر کوئی نہیں
ٹوٹے پھوٹے راستوں پر راہبر کوئی نہیں

مُجھ کو اپنوں کا گماں ہر سایہ پر ہوتا گیا
مڑ کے دیکھا راہ میں جو تھا مگر کوئی نہیں

ہر کسی نے اوڑھ کر رکھا تھا چہرے پر نقاب
اُن میں کچھ اپنے بھی تھے پر اِس قدر کوئی نہیں

عمر بھر ہاں ساتھ میرے چل رہے تھے سب مگر
رُک کے جب دیکھا ہے پیچھے تھا مگر کوئی نہیں

عمر لگ جاتی ہے سب کو گھر بنانے میں یہاں
ایک لمحے میں نظر آتا ہے گھر کوئی نہیں

Scanned by CamScanner

نظمیں

rekhta

Scanned by CamScanner

فریبِ مرگ

ہاں پھر سے بہاریں آئیں گی
اِن ننھی برہنہ شاخوں پر
پھر لال شگوفے پُھوٹیں گے
اُس وقت مگر یہ یاد رہے
اِک ایسا اِن میں درخت بھی تھا
جس نے تھا سب کچھ وار دیا
اپنی خوشبو سے مہکایا

یہ خوشبو ہی سرمایہ ہے
کچھ تیرا ہے کچھ میرا ہے

وہ ایسا ایک درخت بھی تھا
طُوفان سے نہیں جو گھبرایا......

Scanned by CamScanner

اپنے آنچل کی چھاؤں تلے

ہر اک پودے کو سہلایا

آندھی بھی نہیں طوفاں بھی نہیں

اِک زہریلی سی ہوا آئی

آتے ہی درخت سے وہ لپٹی

سانسیں پھر اِس میں نہیں آئیں

بس خوشبو اپنی چھوڑ گیا

اب خوشبو ہی سرمایہ ہے

کچھ تیرا ہے کچھ میرا ہے

Scanned by CamScanner

احساس

آج بھی محسوس کرتی ہُوں مَیں
تُمہاری خوشبو
جب بھی جاتی ہُوں
کِچن میں
ہر ڈبے پر، ہر برتن پر
محسوس کرتی ہوں
تُمہارا لَمس!
کھولتی ہُوں جب تُمہارا سُوٹ کیس،
ہر پیرہن سے تُمہارے بدن کی
وہ مہک مِلتی ہے
جو میری تقدیر ہے

Scanned by CamScanner

ایک لمحہ

وہ ایک لمحہ
میرے لئے بیش قیمت ہے
جب میری رُوح سے جسم کا
بوجھ اُتر جاتا ہے
وہ لمحہ
مُجھے لے جاتا ہے دُور........
بہت دُور
خلا میں کہیں
ایک روشنی کی جھیل میں.....

Scanned by CamScanner

میری روح تیرنے لگتی ہے

وہ لمحہ

لفظوں کا پیرہن

پہنا کر

کاغذ پر اُتار نہیں سکتی

وہ لمحہ......میرے لئے

بیش قیمت ہے!

Scanned by CamScanner

بادلوں سے لپٹی صُبح

ایسے ہی کالے بادلوں میں
لپٹی صُبح تھی وہ
جب کُہرام مچ گیا تھا
ماں کے دِل کی دھڑکن رُک گئی
اُس کی لاڈلی کا سنگار چُھوٹ گیا تھا
گھر کے دروازے پر بارات
ساکت ہو کے رہ گئی
وقت کے جبر کے آگے
ریشمی لباس میں سہمی سی
وہ معصوم کلی
اپنے چہرے پر جُدائی کا.......

Scanned by CamScanner

ماتم لئے

اُس کی خاموش نگاہوں میں
کِتنی اِلتجائیں
کتنے نیم جاں خواب تھے
اُس کے مہندی رچے ہاتھوں میں
اُس کی بے جان ماں کا چہرہ تھا
میرے کاندھے پہ سر رکھ کر
زار زار روئی تھی وہ
اُس کے خشک ہونٹوں پر کتنے مُنجمد لفظ
مُجھ سے پُوچھ رہے تھے
''ماں، مرگ، بیٹی، منڈپ''
ایسے ہی مایوس کالے بادلوں میں لپٹی
صُبح اکثر یاد آتی ہے
دِل کی دھڑکن
ڈُوبتی سی محسوس ہوتی ہے......!

Scanned by CamScanner

میں ایک عام سی لڑکی

میں ایک عام سی لڑکی
زِندگی کے میٹھے' کڑوے
لمحوں کے راستوں سے گزرتی ہوئی
نہ جانے کب......؟ کون سا راستہ
تمہارے راستے سے مِل گیا
اور میں......ایک عام سی لڑکی سے'
مالکن بن گئی
تُم سے نسبت نہ ہوئی ہوتی
تو یہ عام سی لڑکی......کسی عام سے لمحے میں
کہیں انجانے چہروں کی بھیڑ میں
کھو گئی ہوتی......!

Scanned by CamScanner

تب مُجھے موت آجائے

میری ماں کی ملائم
انگلیوں کا لمس
میرے بالوں میں موجود ہو
میرے ڈیڈی کی آواز کا فسوں
میرے وجود سے لپٹ گیا ہو
تب مُجھے موت آجائے

اس کائنات کا ہر مظلوم بچہ
میری بیٹی کی طرح
پرورش پائے
تب مُجھے موت آجائے

Scanned by CamScanner

جب کسی بہن سے کوئی بھائی
اپنی اَنا کی خاطر
رِشتہ نہ توڑے
جب کسی باپ کو اپنی بیٹی سے
چُھپ چُھپ کر نہ مِلنا پڑے
تب مُجھے موت آجائے

جب میری قبر کے گِرد
نرگس کے پُھولوں کا حِصار بن جائے
تب مُجھے موت آجائے۔

Scanned by CamScanner

تیری یادوں کی پازیب

وادیٔ کشمیر سے
آئی ہواؤں کے رَتھ پر
تیری یادوں کی پازیب
چھم چھم چھم چھم.....!

تُو وہاں
اپنے ہم عُمر ساتھیوں کے ساتھ
ننھے ننھے ہاتھوں سے
کتنے بے جان کھلونوں کو
جان بخش رہی ہوگی
میں تیری یاد میں اپنی
دھڑکن کو سنبھالوں کیسے

Scanned by CamScanner

میرے آنگن کی ننھی سی کلی
آ......اُنہی بادلوں کے رَتھ پر
سوار ہوکر.....آ.....
کہ میرے ڈُوبتے دِل کو
سہارا مِل جائے
میری بے نُور سی آنکھوں کو
اُجالا مل جائے!

Scanned by CamScanner

ناسُور

وہ سانحہ ہی ایسا تھا
میرے جسم کا ایک حصّہ
کٹ کے گر گیا تھا

وہ خورشید میرے وجود کا
میری خوشیوں کا
پھر نہ نکلنے کے لئے
ڈُوب گیا تھا

ہر کوئی
غم شناس بن گیا تھا میرا
وہ جس نے سنبھالی تھی
جگہ رفاقتوں کی

Scanned by CamScanner

محبتوں کی

جو میری ہم ذات تھی

مگر ایک لفظ بھی نہ نکل سکا زباں سے اُس کی افسوس کا

ایک کوشش بھی نہ کی اُس نے

میرا زخم سہلانے کی

اور میرا زخم بڑھتا گیا!

Scanned by CamScanner

سُورج سے بِچھڑی ہوئی

ایک کِرن!

جنموں سے یہ فاصلہ

اکیلی!

کچّی پکّی سڑکوں پر

اندھیرے بیاباں جنگلوں سے

کھُلے میدانوں سے کبھی

بھیڑ میں کبھی

تنہا کر رہی ہوں طے!

پھر میرا تجسّس مُجھ سے کہتا ہے

نہیں......!

rekhta

Scanned by CamScanner

یہ فاصلہ

مجھے ہی طے کرنا ہے

جاننا ہو گی وہ حقیقت

جو چھپی ہے

ایک جنم سے دوسرے جنم تک

زندگی اور موت کی!

Scanned by CamScanner

قید

ایک لمحہ......میری مُٹھی میں بند ہے

میری خوشیاں

میرے غم

میرے خواب

میرے عذاب

اور میری

چاہتیں تمام

سب اِسی ایک لمحے کی قید میں ہیں'

اور وہ ایک لمحے کی

مُٹھی

کسی اور مُٹھی کی قید میں ہے۔

Scanned by CamScanner

سچ کیا ہے

یُونہی کبھی

اچانک..........کوئی آجاتا ہے

خیال بن کر.....اور.........بیٹھ جاتا ہے

ذہن کے کسی کونے میں

جھانکتا رہتا ہے......لمحہ لمحہ

اور پھر

اچانک کسی روز

متشکّل

ہو جاتا ہے.........اور

میری چشمِ حیرت

ڈھونڈنے لگ جاتی ہے!

Scanned by CamScanner

تُند ہوا کا جھونکا

اپنے خیالوں کے دریچے
بند کرکے.......جب بھی میں
کالج سے گھر کی جانب.......چلتی ہوں
بیچ راہ میں.....ایک تیز ہوا کا جھونکا
مجھ سے ٹکرا کر
میرے خیالوں کی کھڑکیاں
کھول دیتا ہے......اور
میں پھر سے سوچنے لگ جاتی ہوں
آخر کیا ہے
اس تُند ہوا کے
جھونکے کے پیچھے!

Scanned by CamScanner

ایک بات

دِل میں تھی تو
نُور کا قطرہ بن کر
رُوح کو سرشار کرتی تھی

آنکھوں میں تھی تو
شبنم بن کر پلکوں پر
چمکتی تھی!

آہ........کہ بات ہونٹوں پر
آ گئی اور بے معنی ہو کر
رہ گئی......!

rekhta
Scanned by CamScanner

جھیل ڈل

(اگست ۲۰۰۱ء)

تم کتنی خاموش ہو

میری رُوح تڑپ اُٹھی ہے

تُمہارا سناٹا دیکھ کر

یہی وہ موسم ہوتا تھا......جب تمہارا دامن

ہزاروں ستاروں کی روشنیوں سے چمکتا تھا

اسی موسم میں

تمہارے صاف شفاف پانی میں

اپنے چہروں کا عکس دیکھنے

دُور دُور سے لوگ آتے تھے.........اور

مست ہو جاتے تھے تمہاری خوبصورتی دیکھ کر

میں نے آج ساری رات جاگ کر

Scanned by CamScanner

گزاری ہے اِس ہاؤس بوٹ میں

تمہارے دامن پر لکھی ہزاروں تحریریں

پڑھی ہیں میں نے'

تُم نے اپنے سینے میں

جو زخم' جو درد چھپائے ہیں

میں نے اِس ایک رات میں

اُنہیں تہہ بہ تہہ

چُھو کر محسوس کیا ہے

تم کتنی عظیم ہو

میری جھیل ڈل!

اپنے ہی آنسوؤں میں

ڈُوب رہی ہو

چُپ چاپ' خاموشی سے.........!

Scanned by CamScanner

رِشتوں کا پیرہن

کیا کبھی دیکھا ہے
بسترِ مرگ پر باپ کی ترستی
ہوئی آنکھوں میں
بیٹی کے دیدار کی حسرت لئے
سانسوں کا ٹوٹ جانا

یہ رشتے
دیواروں کے سائے میں
کب تک لڑکھڑاتے رہیں گے
کیا کبھی زِندگی گزاری ہے
ریزہ ریزہ ہوئی

Scanned by CamScanner

راکھی کے دھاگوں کا بوجھ لئے
اِس بوجھ کو لئے
زِندگی جی سکتی ہے اور
نہ مر سکتی ہے
بس ایک عذاب کی کشمکش میں
بھٹکتی ہے رُوح

اچھّا کیا جو یہ رِشتوں کا
پیرہن اُتار دیا۔

Scanned by CamScanner

اپنے ایک شاگرد کی موت پر

نیم جاں لگتے ہیں وہ خواب
جو دِکھائے ہیں زِندگی نے مُجھے
ہر طرف کفن میں ڈھکے چہرے
نظر آتے ہیں مُجھے
دم گُھٹنے لگتا ہے
چِتا کے دُھوئیں سے میرا
اور......بے معنی سی لگتی ہے
زِندگی اپنی
پھر کسی اپنے کو جب
لے جاتی ہے دُور......بہت دُور
یہ بے پروا موت!

rekhta

Scanned by CamScanner

آم کا درخت

میرے گھر میں آم کا

یہ درخت

میرے ہر دُکھ سُکھ سے

واقِف ہے

میں بھی

اِس کی ہر جُنبش سے

واقِف ہُوں.......!

آج پھر سے یہ زخمی ہو گیا

اِس کی پیشانی سے

خون بہہ رہا ہے

آج پھر وہی طوفانی ہوا

Scanned by CamScanner

ٹکرائی ہے اِس سے!

مَیں بچپن سے اِس

کو دیکھ رہی ہُوں

اِس کی لمبی لمبی شاخوں نے

مُجھے ہر ایک موسم میں

جُھولا جُھلایا ہے

اِسی نے اپنی چھاؤں دے کر

میٹھی نیند سُلایا ہے

یہ آم کا درخت

ہر لمحہ آنے والے

کسی طُوفان سے خوف زدہ رہتا ہے

اِس نے

Scanned by CamScanner

اپنی لمبی عُمر میں
صرف اِک ہی بار
آموں کا موسم دیکھا ہے!

میں طُوفان سے اِس کو
بچا بھی نہیں سکتی
اور اِس کا درد دیکھ بھی نہیں سکتی۔

Scanned by CamScanner

راحتِ جاں

یہ چہکتا ہُوا '' بُلبُل اول '' ہے سُنسان تُم بن
یہ بھی سُن لے
میں تیری ماں ہُوں نہیں تیرے سوا
کوئی میرا.........لوٹ کے آ جا کہ میرا
پیار بُلائے
سُناؤں گی میں
لوری آ جا
جو کبھی ختم نہ ہو!

Scanned by CamScanner

بالِ ہُما

اُس نے ہی سِکھلایا تھا'
ہاتھوں میں قلم تھما کر لکھنا

مَیں اُس کے سینے کی دھڑکن
اُس کی آنکھوں کا نُور تھی
جب جب کوسوں دُور تھی
اپنے گیتوں کی خوشبو سے
بچپن میرا اُس نے سنوارا
دُور رہوں مَیں اُس سے اِک پَل
اُس کو ہی یہ کب تھا گوارا

Scanned by CamScanner

نظموں سے صبحیں ہوتی تھیں
گیتوں سے ہوتی تھی شام

دِل میں اندیشے اُٹھتے تھے
جس دِن ملنے آ نہیں پاتے
تُند ہوا دروازوں سے ٹکراتی تھی

اب بھی وہ خوابوں میں
آ کر
میری دِلجوئی کرتے ہیں!
پلکوں پہ لرزتے ہیں آنسو

Scanned by CamScanner

rekhta

صاحبہ! میری اِن نظموں میں
ایک خلا سا رہ جاتا ہے
کُچھ کہنے کی ہر کوشش میں
کچھ اَن کہا سا رہ جاتا ہے....!

Scanned by CamScanner